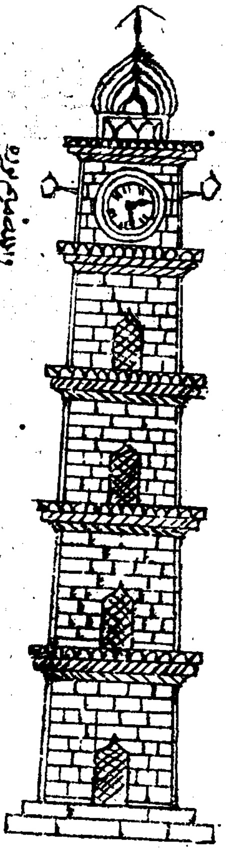
رجسٹرڈ ایل

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

إِنَّهُ اٰوَى الْقَرْيَةَ



الحکم

دار الامان حضرت قادیان

چہ گویم با تو گر آئی چا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

نمبر ۳۰	مورخہ ۲۴ ۔ اگست سنہ ۱۹۰۲ء مطابق ۱۹ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۲۰ھ روز یکشنبہ	جلد ۶

فہرست مضامین

کلمات طیبات

حضرت امام آخر الزمان سلمہ الرحمٰن

سورۂ **فاتحہ** اسی لیے اللہ تعالیٰ نے پیش کی ہے اور اسمیں سب سے پہلی صفت **رب العٰلمین** بیان کی ہے جسمیں تمام مخلوقات شامل ہے اسیطرح پر ایک مومن کی ہمدردی کا میدان سب سے پہلے اتنا وسیع ہونا چاہیے کہ تمام چرند پرند اور کل مخلوق اسمیں آجاوے * پھر دوسری صفت رحمٰن کی بیان کی ہے جس سے یہ سبق ملتا ہے کہ تمام جاندار مخلوق سے ہمدردی خصوصاً کرنی چاہیے اور پھر **رحیم** میں اپنی نوع سے ہمدردی کا سبق ہے ۔ غرض اس سورۂ فاتحہ میں جو اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کی گئی ہیں یہ گویا خدا تعالیٰ کے اخلاق ہیں جن سے بندہ کو حصہ لینا چاہیے ۔ اور وہ یہی ہے کہ اگر ایک شخص عمدہ حالت میں ہے تو اسکو اپنی نوع کے ساتھ ہر قسم کی ممکن ہمدردی سے پیش آنا چاہیے ۔ اگر دوسرا شخص جو اسکا رشتہ دار ہے یا عزیز ہے خواہ کوئی ہے اس سے بیزاری نہ ظاہر کیجاوے اور اجنبی کیطرح اس سے پیش نہ آئیں ۔ بلکہ ان حقوق کی پروا کریں جو اس کے تو ہیں ۔ اسکو ایک شخص کے ساتھ قرابت ہے ۔ اور اسکا کوئی حق ہے تو اسکو پورا کرنا چاہیے ۔ **نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم** نے یہانتک اپنے اخلاق دکھائے ہیں کہ بعض وقت ایک بیٹے کے لحاظ سے جو سچا مسلمان ہے منافق کا جنازہ پڑھ دیا ہی بلکہ اپنا مبارک کرتہ بھی دیدیا ہے اخلاق کا درست کرنا بڑا مشکل کام ہے جبتک انسان اپنا مطالعہ نہ کرتا رہے یہ اصلاح نہیں ہوتی زبان کی بداخلاقیاں دشمنی ڈالدیتی ہیں اس لیے اپنی زبان کو ہمیشہ قابو میں رکھنا چاہیے ۔ دیکھو کوئی شخص ایسے شخص کے ساتھ دشمنی نہیں کرسکتا جسکو وہ اپنا خیر خواہ سمجھتا ہے ۔ پھر وہ شخص کیسا بیوقوف ہے

جو اپنے نفس پر بھی رحم نہیں کرتا اور اپنی جان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے جبکہ وہ اپنے قویٰ سے عمدہ کام نہیں لیتا اور اخلاقی قوتوں کی تربیت نہیں کرتا۔ ہر شخص کے ساتھ نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آنا چاہیے۔ البتہ وہ شخص جو سلسلہ عالیہ یعنی دین اسلام سے علانیہ باہر ہو گیا ہے اور وہ گالیاں نکالتا اور خطرناک دشمنی کرتا ہے اسکا معاملہ اور ہے جیسے صحابہ کو مشکلات کو پیش آئے۔ اور اسلام کی توہین اُنھوں نے اپنے بعض رشتہ داروں سے سنی تو پھر باوجود تعلقات شدیدہ کے انکو اسلام مقدم کرنا پڑا۔ اور ایسے واقعات پیش آئے جن میں باپ نے بیٹے کو یا بیٹے نے باپ کو قتل کر دیا۔ اس لیے ضروری ہے کہ مراتب کا لحاظ رکھا جاوے ؎

گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

ایک شخص ہے جو اسلام کا سخت دشمن ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے وہ اس قابل ہے کہ اس سے بیزاری اور نفرت ظاہر کی جاوے لیکن اگر کوئی شخص اس قسم کا ہو کہ وہ اپنے اعمال میں سست ہے تو وہ اس قابل ہے کہ اسکے قصور سے درگذر کیا جاوے اور اس سے ان تعلقات پر دو نہ پڑے جو وہ رکھتا ہے۔

جو لوگ بالجہر دشمن ہو گئے ہیں انسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دوستی نہیں کی بلکہ ابو جہل کے سر کٹنے پر سجدہ کیا لیکن جو دوسرے عزیز تھے جیسے امیر حمزہ جن پر ایک وحشی نے حربہ چلایا تھا تو باوجودیکہ وہ مسلمان تھا آپ نے فرمایا کہ میری نظر سے الگ چلا جا کیونکہ وہ قصہ آپ کو یاد آ گیا۔ اسطرح پر دوست دشمن میں پوری تمیز کر لینی چاہیے اور پھر ان سے علیٰ قدر مراتب نیکی کرنی چاہیے۔

اصل بات یہ ہے کہ اندرونی طور پر ساری جماعت ایک درجہ پر نہیں ہوتی کیا ساری گندم تخم ریزی سے ایک ہی طرح نکل آتی ہے بہت سے دانے ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ضائع ہو جاتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ انکو چڑیاں کھا جاتی ہیں۔ بعض کسی اور طرح قابل ثمر نہیں رہتے غرض انہیں سے جو ہونہار ہوتے ہیں اُنکو کوئی ضائع نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ کے لیے جو جماعت طیار ہوتی ہے وہ بھی کئی درجہ رکھتی ہے اسی لیے اس اصول پر اسکی ترقی ضروری ہے پس یہ دستور ہونا چاہیے کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جاوے اور اُنکو طاقت دیجاوے یہ کس قدر نامناسب بات ہے کہ دو بھائی ہیں ایک تیرنا جانتا ہے اور دوسرا نہیں تو کیا پہلے کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ وہ دوسرے کو ڈوبنے سے بچاوے یا اُسکو ڈوبنے دے اُسکا فرض ہے کہ اسکو غرق ہونے سے بچائے۔ اسی لیے قرآن شریف میں آیا ہے تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ۔ کمزور بھائیوں کا بار اُٹھاؤ۔ عملی ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو۔ کوئی جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے۔ اور اس کی یہی صورت ہے کہ ان کی پردہ پوشی کی جاوے۔ صحابہ کو یہی تعلیم ہوئی کہ نئے مسلموں کی کمزوریاں دیکھکر نہ چڑو کیونکہ تم بھی ایسے ہی کمزور تھے۔ اسی طرح یہ ضرور ہے کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبت ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے۔ دیکھو وہ جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جو ایک دوسرے کو کھائے۔ اور جب چار ملکر بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت کریں اور اُنکو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ایسا ہرگز نہیں چاہیے۔ بلکہ اجماع میں چاہیے کہ قوت آجاوے اور وحدت پیدا ہو جاوے جس سے محبت آتی ہے اور برکات پیدا ہوتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ ذرا ذرا سی بات پر اختلاف پیدا ہو جاتا ہے جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مخالف لوگ جو ہماری ذرا ذرا سی بات پر نظر رکھتے ہیں معمولی باتوں کو اخبار میں بہت بڑی بنا کر پیش کر دیتے ہیں اور خلق کو گمراہ کرتے ہیں۔ لیکن اگر اندرونی کمزوریاں نہ ہوں تو کیوں کسیکو جرأت ہو کہ اس قسم کے مضامین شائع کرے اور ایسی خبروں کی اشاعت سے لوگوں کو دھوکا دے۔ کیوں نہیں کیا جاتا کہ اخلاقی قوتوں کو وسیع کیا جاوے اور یہ تب ہوتا ہے کہ جب ہمدردی محبت اور عفو اور کرم کو عام کیا جاوے اور تمام عادتوں پر رحم اور ہمدردی پردہ پوشی کو مقدم کر لیا جاوے۔ ذرا ذرا سی بات پر ایسی سخت گرفتیں نہیں ہونی چاہییں جو دل شکنی اور رنج کا موجب ہوتی ہیں۔

یہاں مدرسہ ہے مطبع ہے مگر کیا اصل اغراض ہمارے یہی ہیں یا اصل امور اور مقاصد کے لیے بطور خادم ہیں؟ کیا ہماری غرض اتنی ہی ہے کہ یہ لڑکے پڑھ کر نوکریاں کریں یا کتابیں بیچتے رہیں۔ یہ تو مستقلی امور ہیں انسے ہمیں کیا تعلق۔ یہ بالکل ابتدائی امور ہیں اگر مدرسہ چلتا رہے تب بھی بنظر ظاہر ہمیں برس تک بھی یہ اُس حالت تک نہیں پہنچ سکتا جو اسوقت علی گڑھ کالج کی ہے۔ یہ امر دیگر ہے کہ اگر خدا چاہے تو ایک دم میں ہی علیگڑھ کالج سے بھی بڑا بنا دے۔ مگر ہماری ساری طاقتیں اور قوتیں اسی ایک امر میں خرچ ہو جانی ضروری نہیں ہیں ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ جسکو پوری طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کرے میں جو یہ سنتا ہوں کہ کوئی کسیکی لغزش دیکھتا ہے تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے۔ حالانکہ چاہیے تو یہ کہ اس کے لیے دعا کرے محبت کرے اور اُسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے مگر بجائے اس کے کینہ میں زیادہ ہوتا ہے اگر عفو نہ کیا جاوے ہمدردی نہ کیجاوے اسطرح پر بگڑتے بگڑتے انجام یہ ہو جاتا ہے

خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں۔ جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کرے۔ پردہ پوشی کیجاوے جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ ایک شخص کا بیٹا ہو اور اس سے کوئی قصور سرزد ہو۔ تو اس کی پردہ پوشی کیجاتی ہے اور اسکو الگ سمجھا جاتا ہے بھائی کی پردہ پوشی کبھی نہیں چاہتا کہ اس کیلیے اشتہار دے پھر جب خدا تعالیٰ بھائی بناتا ہے تو کیا بھائیوں کے حقوق یہی ہیں؟ دنیا کے بھائی اخوت کا طریق نہیں چھوڑتے۔ میں مرزا نظام الدین وغیرہ کو دیکھتا ہوں کہ انکی اباحت کی زندگی ہے مگر جب کوئی معاملہ ہو تو تینوں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ دفتر کی بھی الگ رہ جاتی ہے بعض وقت انسان جانور بندر پالتے سے بھی سیکھ لیتا ہے یہ طریق نامناسب ہے کہ اندرونی پھوٹ ہو۔ خدا تعالیٰ نے صحابہ کو بھی یہی طریق نعمت اخوت یاد دلائی ہے۔ اگر وہ سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرتے تو وہ اخوت انکو نہ ملتی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ انکو ملی۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اسی قسم کی اخوت وہ یہاں قائم کرے گا + خدا تعالیٰ سے مجھے بہت بڑی امیدیں ہیں اس نے وعدہ کیا ہے جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ ایک جماعت قائم کرے گا۔ جو قیامت تک منکروں پر غالب رہیگی مگر یہ دن جو ابتلا کے دن ہیں اور کمزوری کے ایام ہیں ہر ایک شخص کو موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کرے اور اپنی حالت میں تبدیلی کرے۔ دیکھو ایک دوسرے کا شکوہ کرنا دل آزاری کرنا اور سخت زبانی کرکے دوسرے کے دل کو صدمہ پہنچانا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے پچھلے سلسلے منقطع ہو گئے ہیں خدا تعالیٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے + جس میں امیر غریب بچے جوان بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں ان کو فقیر اور ذلیل نہ سمجھیں + کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں گو باپ جدا جدا ہوں مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔ یہ کاہلی فسق و فجور سب گناہ ہیں مگر یہ ضرور دیکھا جاتا ہے کہ شیطان نے یہ جو یہ جال پھینکا ہے اس سے بجز خدا کے فضل کے کوئی نہیں بچ سکتا۔

بعض وقت یونہی جھوٹ بول دیتا ہے مثلاً بازیگر نے دس ہاتھ چھلانگ ماری ہو تو محض دوسروں کو خوش کرنے کے لیے یہ بیان کر دیتا ہے کہ چالیس ہاتھ کی ماری ہے اس قسم کی شرارتیں شیطان نے پھیلا رکھی ہیں اس لیے چاہیے کہ تمہاری زبانیں تمہارے قابو میں ہوں ہر قسم کے لغو اور فضول باتوں سے پرہیز کرنے والی ہوں۔ جھوٹ اس قدر عام ہو رہا ہے کہ جس کی کوئی حد نہیں درویش۔ مولوی۔ قصہ گو واعظ اپنے بیانات کو سجانے کیلیے خدا سے نہ ڈر کر جھوٹ بول دیتے ہیں اور اس قسم کے اور بہت سے گناہ ہیں جو ملک میں کثرت کے ساتھ پھیلے ہوئے ہیں۔

(باقی آئندہ)

اطلاع

برہان الحق۔ کی اب کوئی جلد باقی نہیں رہی کوئی صاحب درخواست نہ بھیجیں۔ دوسرے اڈیشن کا انتظار کریں۔

خلافت راشدہ کی بہت تھوڑی جلدیں باقی رہ گئی ہیں مجھے امید نہیں کہ ۱۰ ستمبر کے بعد کوئی جلد باقی رہ جاوے اسلیے جنہوں نے ابھی نہیں خریدی وہ خرید لیں ورنہ تیسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

سلک مروارید اور الانذار کی ۱۰۔ اور ۴ جلدیں علی الترتیب باقی ہیں۔

ایک خط

جو حضرت حکیم الامت نے ایک سائل کے جواب میں تحریر فرمایا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ثم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۱۔ سلام کا لینا اور سلام کا کرنا ایک اخلاقی امر ہے اور اسلام ہی ایک اخلاقی مذہب ہے جسنے تمام اخلاق فاضلہ میں ایسا نمونہ دکھایا کہ سیاہ و سپید کا تفرقہ مٹایا قرآن مجید میں صاف مرقوم ہے اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا۔ حضرت ابراہیم اپنے کافر اب آزر کو فرماتے ہیں سَلٰمٌ عَلَیْکَ۔ اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو تو ہمارے سید و مولےٰ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام بادشاہوں کو جنمیں عیسائی مجوس تھے لکھا ہے۔

۲۔ جن امام صاحبوں کا ہمیں علم نہیں کہ وہ موافق ہیں یا مخالف ان کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔

۳۔ آپ فتویٰ پوچھتے ہیں کہ جنمیں ۹۹ وجہ کفر کی ہو اور ایک وجہ اسلام کی ہو اسے ہم کافر کہہ سکتے ہیں یا نہیں۔

صاحب! یہ حیرت انگیز اور بعید از خیال سوال ہے اور نہایت کمزور ہے اس سوال پر اگر کوئی کہے کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتا۔ فرشتوں۔ رسولوں انبیا کو جزا و سزا کو نہیں مانتا مثلاً اور یہ پانچ باتیں ہیں لاکن زنا نہیں کرتا یا شراب نہیں پیتا تو اسے مسلمان کہنا چاہیے۔ آپ تو ۹۹ کا سوال فرماتے ہیں میں صرف پانچ وجہ کا تذکرہ کرتا ہوں یا ایک شخص فرشتے مانتا ہے مگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے تو اسمیں ایک وجہ کفر کی اور ایک وجہ اسلام کی ہے کیا آپ اسے مومن مسلمان کہیں گے۔

برادرم ہاشمی۔ سیکڑوں امور کفر کے ایسے ہیں

کہ اگر ان میں ایک کا بھی معتقد ہو تو کافر ہو سکتا ہے کیا ؟؟ - مثلاً کوئی کہے اللہ کا ماننا لغو ہے یا کہے رسولوں کا اعتقاد بیہودہ ہے تو کیا آپ کو اس کے کفر میں تردد ہوگا۔

اسرائیلی مسیح کے وقت مسیح کے منکر یہود اللہ تعالےٰ کو مانتے تھے توریت پر ان کا ایمان تھا سب رسولوں کو مانتے تھے سوائے حضرت مسیح کے کیا وہ کافر تھے یا نہ تھے۔

ہمارے پاک سردار سید و مولیٰ خاتم الرسل خاتم الانبیاء شفیع یوم الجزا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منکر یہود اور نصاریٰ اللہ کو مانتے ہیں اللہ تعالیٰ کے رسولوں کتابوں فرشتوں کو مانتے ہیں کیا اس انکار پر کافر ہیں یا نہیں کافر ہیں اگر اسرائیلی مسیح رسول کا منکر کافر ہے تو محمدی مسیح رسول کا منکر کیوں کافر نہیں اگر اسرائیلی مسیح موسیٰ کا خاتم الخلفا یا خلیفہ یا متبع ایسا ہے کہ اسکا منکر کافر ہے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ کا خاتم الخلفا یا خلیفہ یا متبع کیوں ایسا نہیں کہ اسکا منکر بھی کافر ہو۔ اگر وہ مسیح ایسا تھا کہ اسکا منکر کافر ہے تو یہ مسیح بھی کسیطرح کم نہیں۔ محمدی مسیح اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین اور اسکا غلام ہے

کفر کے معنے ہیں انکار کرنا نہ ماننا قرآن میں مومنوں کو بھی کافر کہا ہے غور کرو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ سپارہ ۳ رکوع ۲۔ پس جو مومن باللہ ہے وہ کافر بالطاغوت ہے مومن بُت کا کافر ہے اور اللہ کا مومن ہے اور مشرک بتوں کا مومن اللہ کا کافر ہے مرزا صاحب کے منکر مرزا صاحب کے کافر اور ان آیات کے کافر ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کے لیے مقرر فرمائیں کفر کا لفظ اپنے اندر انکار کے معنے رکھتا ہے اور بس براہین صحیحہ کے بعد جو نہ مانے وہ منکر ہے یا بمعنی وہ کافر ہے

اس کی سند اوپر عرض کر چکا ہوں جو لوگ جماعت احمدیہ کے نہیں اور انکا جنازہ ہو چکا ہے تو پھر مکرر جنازہ کی ضرورت ہی کیا ہے دوبارہ جنازہ ضرور نہیں میرے خیال میں

تو بات بہت سہل ہے اگر جناب کے خیال میں یہ خط کافی نہ ہو تو آپ محمد حسین کا نیا رسالہ اشاعت السنہ دیکھیں جسمیں ایک بڑا مولوی لکھا ہے کہ مرزائیوں کا عمل اس شعر پر ہے

نہ رکھہ روزہ نہ مرجھوکا نہ جا مسجد نہ کر سجدہ
وضو کا توڑ دے کوزہ شراب شوق پیتا جا

پھر لکھا ہے یہ لوگ حج کے منکر ہیں وغیرہ وغیرہ اب آپ ہی انصاف کریں کہ آپکو مرزا صاحب نے یہ تعلیم دی ہے۔

ختم قرآن

نیاز مند ایڈیٹر الحکم کے لیے ۲۲ اگست ۱۹۰۲ء کا دن نہایت ہی مبارک اور فرحت بخش تھا جبکہ میرے پہلوٹے بیٹے محمود احمد سلمہ اللہ تعالیٰ نے چار برس آٹھہ ماہ اور ستائیس دن کی عمر میں قرآن شریف ختم کر لیا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ عزیزی محمود احمد کی خوش قسمتی سے ہی ایک ایسا شفیق اور مہربان استاد میسر آیا جسنے کھیلتے ہی کھیلتے قرآن شریف پڑھا دیا۔ اور پھر اسطرح پر کہ اگر عربی خط میں صحیح اعراب دیکر کوئی عبارت لکھی ہوئی ہو تو وہ آسانی سے پڑھ سکتا ہے یہ قاعدہ یسرنا القرآن کی عمدگی کا بیّن تجربہ ہے محمود احمد نے نو مہینہ میں قرآن شریف ختم کیا ہے۔ اور یہ سب سے چھوٹی عمر کا بچہ تھا جو اپنے استاد کے پاس آجتک قرآن پڑھنے کے لیے گیا ہے۔ بہرحال خدا تعالیٰ کا احسان ہے اور کرم ہے کہ میں اپنے بچہ کا قرآن ختم ہوتے دیکھہ لیا اب میری دلی آرزو یہی ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے اور میرے اس بچہ اور دوسری اولاد کو قرآن شریف کے پڑھنے کا شوق عطا فرماوے اور پھر اسکی سمجھہ اور عمل کی توفیق دے اور بالآخر قرآن شریف کی خدمت کا سچا جوش عطا کرے۔ آمین۔

مختصر نوٹ و نکات

نادان ناعاقبت اندیش انسان صادق کی مخالفت میں کچھہ ایسا وارفتہ اور شوریدہ سر ہو جاتا ہے کہ وہ ان بات کے نتائج اور انجام پر نظر نہیں کر سکتا جو صادق کی مخالفت میں کہتا ہے۔ اس قسم کے واجب الرحم انسانوں میں سے ہمارے پرانے مخالف مولوی صاحب بٹالوی بھی ہیں جنہوں نے

حال ہی میں اشاعۃ السنہ کے آٹھہ نمبروں کا مجموعہ شائع کیا ہے + جسمیں بہت سی لغو باتوں کے علاوہ آپنے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور اشاعت کو دیکھکر فلسفہ اشاعت مذہب پر بھی بحث کی ہے۔ جسکا خلاصہ اور لباب یہ شعر ہے

نہ رکھہ روزہ نہ مر بھوکا نہ جا مسجد نہ کر سجدہ الخ

آیا سلسلہ عالیہ احمدیہ میں یہی تعلیم دیجاتی ہے جو کہ اس نیکدل خدا ترس مدعی علم و فضل ایڈوکیٹ اہلحدیث مولوی نے بیان کی ہے ؟ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہونیوالے خوش قسمت لوگ اسکو سوچیں اور اس مولوی کی حالت پر ترس کھائیں۔ جو اسقدر سفید جھوٹھہ بولنے میں اس قول الزور کو محسوس نہیں کر سکا۔ دروغ گویم برروئیتو سنا تو کرتے تھے مگر ہماری دلیر دیرینہ مخالف شیخ بٹالوی نے یہ نظارہ ہی دکھا دیا۔

ہمیں ہمارا امام کیا تعلیم دیتا ہے اور اسکی بیعت کے زمانہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا گرانبار بار اٹھانے کے لیے ہر احمدی کو کہانتک طیار ہونا پڑتا ہے یہ شرائط بیعت اور الفاظ بیعت سے پتہ لگ سکتا ہے اور یا دارالامان میں آکر ہمارے امام اور اسکے متبعین کی زندگی سے لیکن تعجب تو یہ ہے کہ نادان مولوی اتنا نہیں سوچ سکا۔ کہ اگر اشاعت مذہب کی وجہ اباحت ہی ہے تو کیا رسول اللہ صلعم کی کامیابیوں کا ذریعہ بھی معاذ اللہ اباحت ہی قرار دیتا ہے ؟ جبکہ فوج در فوج لوگ اسلام میں داخل ہوتے تھے + سچ ہے صادق کی مخالفت عقل اور فہم کو چھین لیتی ہے۔ خدا رحم کرے۔

حضرت حکیم الامت نے ضرورۃ بیعت پر ایک لطیف مثال پیش کی جو ناظرین الحکم کی وسعت معلومات کے لیے ہم درج کرتے ہیں۔ فرمایا ایک درخت کے ساتھ بہت سی شاخیں ہوتی ہیں اور ہر ایک شاخ کو حصہ رسد خوراک ملتی ہے لیکن اگر ایک ہری شاخ کو کاٹ کر الگ پھینکدیا جاوے اور پانی کے تالاب میں رکھہ دیا جاوے تو کیا امید ہو سکتی ہے کہ وہ سبز رہ سکے ؟ کبھی نہیں۔ حالانکہ اسے پہلے سے زیادہ پانی میں رکھا گیا لیکن یہ پانی اسکے لیے مایہ حیات نہیں ہو سکتا۔ اسیطرح جب جبتک ایک شخص امام کے ساتھہ تعلق پیدا نہیں کرتا + اسوقت تک وہ ان فیوض و برکات سے حصہ نہیں لے سکتا جو امام کے ذریعہ ملتے ہیں۔ جبتک سچا پیوند اختیار

۲۱ اگست کی شام | حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد ادائے نماز مغرب حسب معمول حلقۂ خدام میں بیٹھ گئے۔ کسی شخص نے ایک رقعہ دیا جو دفتر میگزین میں محرر کی اسامی کے لیے سفارش کی خواہش پر مشتمل تھا۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ

قبض بسط رزق کا سر ایسا ہے کہ انسان کی سمجھ میں نہیں آتا۔ ایک طرف تو مومنوں سے اللہ تعالے نے قرآن شریف میں وعدے کیے ہیں مَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ یعنی جو اللہ تعالے پر توکل کرتا ہے اُس کے لیے اللہ کافی ہے۔ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ جو اللہ تعالے کے لیے تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالے اسکو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ اُس کو معلوم بھی نہیں ہوتا۔ اور پھر فرماتا ہے رِزْقُكُمْ فِی السَّمَآءِ وَمَا تُوْعَدُوْنَ اور پھر اللہ تعالے اپنی ذات کی قسم کھاتا ہے کہ فَوَرَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ۔ آسمان و زمین کے رب کی قسم ہے کہ یہ وعدہ سچ ہے جیسا کہ تم اپنی زبان سے بول کر انکار نہیں کرسکتے۔ جبکہ اس قسم کے وعدے اللہ تعالیٰ نے فرمائے ہیں پھر باوجود ان وعدوں کے دیکھا جاتا ہے کہ کئی آدمی ایسے دیکھے جاتے ہیں جو صالح اور متقی نیک بخت ہوتے ہیں اور انکا شعار اسلام صحیح ہوتا ہے مگر وہ رزق سے تنگ ہیں رات کو ہے تو دن کو نہیں اور دن کو ہے تو رات کو نہیں۔

جملہ معترضہ | یہاں حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب نے عرض کی کہ جب میں پہلے پہل یہاں آیا تو حضور **علامات المقربین** ایک رسالہ لکھ رہے تھے واپسی پر گجرات ٹھیرا تو ایک شخص نے مجھ سے دریافت کیا کہ آجکل مرزا صاحب کیا لکھ رہے ہیں میں نے کہا کہ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ جَنّٰتِ نَعِیْمٍ کی تفسیر لکھ رہے ہیں اُس نے کہا کہ یہ کفار آرام میں نہیں سارا دن بگیاں چلتی رہتی ہیں۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ آپ کے اس آیت کے پڑھنے سے ایک اور آیت یاد آگئی وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ۔

پہلو سلسلہ میں | غرض یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس قسم کے واقعات ہوتے ہیں۔ مگر تجربہ دلالت کرتا ہے کہ ایسے امور خدا کی طرف منسوب نہیں ہوسکتے ہمارا یہ مذہب ہے کہ وہ وعدے جو خدا تعالیٰ نے کیے ہیں کہ متقیوں کو خود اللہ تعالے رزق دیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیتوں میں بیان کیا ہے۔ یہ سب سچ ہیں اور سلسلہ اہل اللہ کیطرف دیکھا جاوے تو کوئی ابرار میں سے ایسا نہیں ہے کہ بھوکا مرا ہو۔ مومنوں نے جنپر شہادت دی اور جنکو اتقیا مان لیا گیا ہے یہی نہیں کہ وہ فقر و فاقہ سے بچے ہوئے تھے گو اعلیٰ درجہ کی خوشحالیاں نہوں مگر اس قسم کا اضطراری فقر و فاقہ بھی کبھی نہیں ہوا کہ عذاب محسوس کریں۔ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فقر اختیار کیا ہوا تھا۔ مگر آپ کی سخاوت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خود آپ نے اختیار کیا ہوا تھا۔ نہ کہ بطور سزا تھا۔ غرض اس راہ میں بہت سے مشکلات پیش آتی ہیں بعض لوگ ایسے دیکھے جاتے ہیں کہ بظاہر متقی اور صالح ہوتے ہیں مگر رزق سے تنگ ہوتے ہیں ان سب حالات کو دیکھکر آخر یہی کہنا پڑتا ہے۔ کہ خدا تعالے کے وعدے تو سب سچ ہیں لیکن انسانی کمزوری ہی کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔

حکیم الامۃ اور لندنی خط | حضرت مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب نے پھر ذکر کیا کہ لندن سے ایک شخص نے مجھے خط لکھا کہ لندن آکر دیکھو کہ جنت عیسائیوں کو حاصل ہے یا مسلمانوں کو۔ میں نے اسکو جواب لکھا کہ سچی عیسائیت مسیح اور اُس کے حواریوں میں تھی اور سچا اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ میں تھا بس ان دونوں کا مقابلہ کرکے دیکھلو۔ اسپر حضرت حجۃ اللہ نے بہ تسلسل کلام سابق پھر ارشاد فرمایا۔ ان روحانی امور میں ہر شخص کا کام نہیں ہے کہ نتیجہ نکال لے۔ یہ لوگ جو لندن جاتے ہیں وہ وہاں جاکر دیکھتے ہیں کہ بڑی آزادی ہے شراب خوری کی اسقدر کثرت ہے کہ زنا اور غیر زنا میں کوئی فرق ہی نہیں۔ کیا یہ بہشت ہے؟ بہشت سے یہ مراد نہیں ہے دیکھو انسان کی بھی بیوی ہے اور وہ تعلقات زوجیت رکھتا ہے اور پرندوں اور حیوانات میں بھی یہ تعلقات ہیں مگر انسان کو اللہ تعالے نے ایک لطافت اور ادراک بخشا ہے انسان جن حواس اور قویٰ کے ساتھ آیا ہے ان کے ساتھ وہ ان تعلقات زوجیت میں زیادہ لطف اور سرور حاصل کرتا ہے بمقابلہ حیوانات کے جو ایسے حواس اور ادراک نہیں رکھتے ہیں۔ اور اسی لیے وہ اپنے جوڑے کی کوئی رعایت نہیں کرتے جیسے کتے۔

پس اگر انسان ان حواس کے ساتھ سرور حاصل نہیں کرسکتے بلکہ حیوانات کیطرح زندگی بسر کرتے ہیں پھر ان میں اور حیوانوں میں کیا فرق ہوا۔ یہ جو فرمایا ہے کہ مومن کیلئے ہی جنت ہے یہ اس لیے فرمایا ہے کہ سچی راحت دنیا کی لذات سے تب پیدا ہوتی ہے جب تقویٰ ساتھ ہو۔ جو تقویٰ کو چھوڑ دیتا ہے اور حلال و حرام کی قید اٹھا دیتا ہے وہ تو اپنے مقام سے نیچے گر جاتا ہے اور حیوانی درجہ میں آجاتا ہے۔

لندن میں جب ہائڈ پارک میں حیوانوں کیطرح بدکاریاں ہوتی ہیں اور کوئی شرم و حیا ایک دوسرے سے نہیں کیا جاتا تو ایک شخص انسانیت کو ملحوظ رکھکر دیکھے تو ایسی بہشت اور راحت سے ہزار توبہ کریگا کہ ایسی دیوث اور بے غیرت جماعت سے خدا بچائے۔ ایسی جماعت کو جو ایسی زندگی بسر کرتی ہے بہشت میں سمجھنا حماقت ہے۔ اصل یہی ہے کہ

بہشت کی کلید تقویٰ ہے

جسکو خدا تعالے پر بھروسا نہیں اسے سچی راحت کیونکر مل سکتی ہے۔ بعض آدمی

ایسے دیکھے گئے ہیں کہ جن کو خدا پر بھروسہ نہیں تھا ان کے پاس روپیہ تھا وہ چوری چلا گیا اس کے ساتھ ہی زبان بند ہوگئی۔ اور ان کو دکھا (کذا) یہ بہشت میں کہا جاتا ہے ان کی خودکشیوں کو دیکھو کہ کسقدر کثرت سے ہوتی ہیں تھوڑی تھوڑی باتوں پر خودکشی کرلیتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ ایسے ضعیف القلب اور پست ہمت ہوتے ہیں کہ غم کی برداشت ان میں نہیں ہے۔ جس کو غم کی برداشت اور مصیبت کے مقابلہ کی طاقت نہیں اس کے پاس راحت کا سامان بھی نہیں ہے خواہ ہم اسکو سمجھا سکیں یا نہ سمجھا سکیں اور کوئی سمجھا سکے یا نہ سمجھ سکے۔ حقیقت الامر یہی ہے۔ کہ لذائذ کا مزہ صرف تقوے ہی سے آتا ہے۔ جو متقی ہوتا ہے اس کے دل میں راحت ہوتی ہے اور ابدی سرور ہوتا ہے دیکھو ایک دوست کے ساتھ تعلق ہو تو کسقدر خوشی اور راحت ہوتی ہے لیکن جسکا خدا سے تعلق ہو اُسے کسقدر خوشی ہوگی۔ جسکا تعلق خدا سے نہیں ہے اُسے کیا اُمید ہوسکتی ہے اور اُمید ہی تو ایک چیز ہے **جس سے بہشتی زندگی شروع ہوتی ہے**

ان مہذب ممالک میں اسقدر خودکشیاں ہوتی ہیں کہ جن سے پایا جاتا ہے کہ کوئی راحت نہیں۔ ذرا راحت کا میدان گم ہوا اور جھٹ خودکشی کرلی۔ لیکن جو تقوی رکھتا ہے اور **خدا سے تعلق رکھتا ہے اسی وہ جاودانی خوشی حاصل ہے جو ایمان سے آتی ہے** +

دنیا کی تمام چیزیں معرض تغیر و تبدل میں ہیں مختلف آفات آتی رہتی ہیں بیماریاں حملے کرتی ہیں کبھی بچے مرجاتے ہیں + غرض کوئی نہ کوئی دُکھ یا تکلیف رہتی ہے اور دنیا جای آفات ہے اور یہ امور سکھ کی نیند انسان کو سونے نہیں دیتے جسقدر تعلقات وسیع ہوتے ہیں اُسیقدر آفتوں اور مصیبتوں کا میدان وسیع ہوتا ہے۔ اور یہ آفتیں اور بلائیں انسان کے منزلی تعلقات میں ایک غم کو بچا سونا دیتی ہیں کیونکہ اگر اکیلا ہو تو غم کم ہو۔ مگر جب بچے بیوی۔ ماں باپ۔ بہن بھائی اور دوسرے رشتہ دار رکھتا ہے تو پھر ذرا سی تکلیف ہوئی اور یہ آفت میں پڑا اسقدر مجموعہ کے ساتھ تو اسوقت راحت ہوسکتی ہے جب کسیکو کوئی بیماری اور آفت نہ ہو۔ اور کوئی تکلیف میں نہ ہو۔

یہ بات بھی غلط ہے کہ مال سے راحت ہو۔ نرے مال سے راحت نہیں ہے اگر مال ہے صحت اچھی نہیں مثلاً معدہ خراب ہے تو وہ کیا بہشتی زندگی ہوگی اس سے معلوم ہوا کہ مال بھی راحت کا باعث نہیں سچی بات یہی ہے کہ جو خدا سے تعلق رکھتا ہے وہی ہر پہلو سے بہشتی زندگی رکھتا ہے کیونکہ اللہ قادر ہے کہ وہ بلائیں اور آفتیں نہ آئیں۔ اور مالی اضطرار بھی نہ ہو۔ یا آئیں تو دل میں ایسی قوت اور ہمت بخشدے **کہ وہ ان کا پورا مقابلہ کرسکے**

جسقدر پہلو انسان کی عافیت کے لیے ضروری ہیں وہ کسی بادشاہ کے بھی ہاتھ میں نہیں ہیں بلکہ وہ سب ایک ہی کے ہاتھ میں ہیں جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے جسے چاہے دیدے۔

بعض لوگ اس قسم کے دیکھے گئے ہیں کہ روپیہ پیسہ سب کچھ موجود ہے مگر مسلول مدقوق ہوجاتے ہیں اور زندگی انھیں تلخ معلوم ہوتی ہے پس ان کروڑوں آفات کا جو انسان کو لگی ہوئی ہیں کون بندوبست کرسکتا ہے اور اگر رنج بھی ہو۔ تو صبر جمیل کون دیکتا ہے؟ اللہ ہی ہے جو عطا کرے۔

صبر بھی بڑی چیز ہے جو بڑی بڑی آفتوں اور مصیبتوں کے وقت بھی غم کو پاس نہیں آنے دیتا۔ بعض امیر ایسے ہوتے ہیں کہ عافیت اور راحت کے زمانہ میں بڑے مغرور اور متکبر ہوتے ہیں۔ اور ذرا رنج آگیا تو بچوں کیطرح چلا اُٹھے۔ اب ہم کس کا نام لے سکتے ہیں کہ اسپر حوادث نہ آئیں۔ اور متعلقین کو رنج نہ پہونچے؟ کسی کا نام نہیں لے سکتے۔ یہ بہشتی زندگی کسکی ہوسکتی ہے صرف اُس شخص کی جسپر خدا کا فضل ہو۔

اس لیے یہ بڑی غلطی ہے جو یونہی کسیکو سفید کپڑے دیکھکر کہہ دیتے ہیں کہ وہ بہشتی زندگی رکھتے ہیں اُن سے جاکر پوچھو تو معلوم ہو کہ کتنی بلائیں سُناتے ہیں۔ صرف کپڑے دیکھکر یا بگیوں پر سوار ہوتے دیکھکر شراب پیتے دیکھکر ایسا خیال کرلینا غلط ہے۔ ماسوا اس کے اباحتی زندگی بجائے خود جہنم ہے کوئی ادب اور تعلق خدا سے نہیں اس سے بڑھ کر جہنمی زندگی کیا ہوگی۔ کتا خواہ مردار کھالے خواہ بدکاری کرے کیا وہ بہشتی زندگی ہوگی؟ اسی طرح پر جو شخص مردار کھاتا ہے اور بدکاریوں میں مبتلا ہے حرام و حلال کے مال کو نہیں سمجھتا یہ **لعنتی زندگی ہے** اسکو بہشتی زندگی سے کیا تعلق

یہ سچ ہے کہ **بہشتی زندگی** ہی ہوتی ہے مگر اُن کی جنکو خدا پر پورا بھروسہ ہوتا ہے اس لیے وہ **هُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ** کے وعدہ کے موافق خدا تعالیٰ کی حفاظت اور تولی کے نیچے ہوتے ہیں اور جو خدا تعالیٰ سے دور ہے اُسکا ہر دن ترساں و لرزاں ہی گذرتا ہے وہ خوش نہیں ہوسکتا۔

سیالکوٹ میں ایک شخص رشوت لیا کرتا تھا وہ کہا کرتا تھا کہ میں ہر وقت زنجیر ہی دیکھتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ بُرے کام کا انجام بد ہی ہونا چاہیے۔ اس لیے بدی ایسی چیز ہے کہ سطح اسپر راضی ہو ہی نہیں ہوسکتی پھر بدی میں لذت کہاں ہر برے کام پر آخر دل پر ٹھوکر لگتی ہے اور ایک کثافت انسان محسوس کرتا ہے کہ یہ کیا حماقت کی۔ اور اپنے اوپر لعنت کرتا ہے۔ ایک شخص نے دوبارہ آنے کے عوض میں ایک بچہ مار دیا تھا۔

غرض زندگی بجز اس کے کوئی نہیں کہ بدیوں سے بچے اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے کیونکہ مصیبت سے پہلے جو خدا پر بھروسہ کرتا ہے مصیبت کے وقت خدا اسکی مدد کرتا ہے جو پہلے سویا ہوا ہے وہ مصیبت کے وقت ہلاک ہوجاتا ہے حافظ نے کیا اچھا کہا ہے۔ شعر

خیال زلف تو جُستن نہ کار خامان ست
کہ زیر سلسلہ رفتن طریق عیاری ست

خدا تعالےٰ غنی ہے بیکانیر وغیرہ میں جو قحط پڑے تو لوگ بچوں تک کو کھا گئے یہ اسی لیے ہوا کہ وہ کسی کے ہو کر نہیں رہے خدا کے ہو کر رہتے تو بچوں پر یہ بلا نہ آتی۔ حدیث شریف اور قرآن مجید سے ثابت ہے اور ایسا ہی پہلی کتابوں سے بھی پایا جاتا ہے کہ والدین کی بدکاریاں بچوں پر بھی بعض وقت آفت لاتی ہیں اسی کی طرف اشارہ ہے **وَلَا یَخَافُ عُقْبٰہَا** جو لوگ لااُبالی زندگی بسر کرتے ہیں اللہ تعالےٰ اُنکی طرف سے بے پروا ہو جاتا ہے دیکھو دنیا میں جو اپنے آقا کو چند روز سلام نہ کرے تو اُس کی نظر بگڑ جاتی ہے۔ تو جو خدا سے قطع کرے پھر خدا اُسکی پروا کیوں کرے گا اسی پر وہ فرماتا ہے کہ وہ ان کو ہلاک کر کے اُن کی اولاد کی بھی پروا نہیں کرتا۔ اس معلوم ہوتا ہے کہ جو متقی صالح مر جاوے اُسکی اولاد کی پروا کرتا ہے جیسا کہ اس آیت سے بھی پتہ لگتا ہے **وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا**۔ اس باپ کی نیکی اور صلاحیت کے لیے خضر اور موسیٰ جیسے اولوالعزم پیغمبر کو مزدور بنا دیا کہ وہ اُنکی دیوار درست کر دیں۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس شخص کا کیا درجہ ہوگا۔ خدا تعالےٰ نے لڑکوں کا ذکر نہیں کیا چونکہ ستار ہے اس لیے پردہ پوشی کے لحاظ سے اور باپ کے محل مدح میں ذکر ہونیکی وجہ سے کوئی ذکر نہیں کیا۔

پہلی کتابوں میں بھی اس قسم کا مضمون آیا ہے کہ سات پشت تک رعایت رکھتا ہوں۔

حضرت داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی متقی کی اولاد کو ٹکڑے مانگتے نہیں دیکھا

غرض نشاط خدا کا رزق ہے جو غیر کو نہیں ملتا۔

ملفوظات میں سے کچھ

مولوی جان محمد صاحب مدرس ڈسکہ نے ۱۲ ستمبر ۱۹۰۱ء کو سوال کیا کہ حضور آپ کی بیعت کرنے کے بعد پہلی بیعت اگر کسی سے کی ہو وہ قائم رہتی ہے یا نہیں؟ حضرت حجۃ اللہ نے فرمایا۔ جب انسان میرے ہاتھ پر بیعت توبہ کرتا ہے تو پہلی ساری بیعتیں ٹوٹ جاتی ہیں۔ انسان دو کشتیوں میں کبھی پاؤں نہیں رکھ سکتا۔ اگر کسی کا مرشد اب زندہ بھی ہو تب بھی وہ حقائق اور معارف ظاہر نہ کرے گا جو خدا تعالےٰ یہاں ظاہر کر رہا ہے۔ اسوقت اللہ تعالےٰ نے ساری بیعتوں کو توڑ ڈالا ہے۔ صرف مسیح موعود ہی کی بیعت کو قائم رکھا ہے جو خاتم الخلفاء ہو کر آیا ہے۔

ہندوستان میں جسقدر **گدیاں اور مشائخ اور مرشد** ہیں سب سے ہمارا اختلاف ہے۔ بیعت دینی سلسلوں میں ہوتی ہے جو خدا تعالےٰ قائم کرتا ہے۔ ان لوگوں کا ہمارے مسائل میں اختلاف ہے اگر انمیں سے کسی کو شک ہو کہ وہ حق پر ہیں تو ہمارے ساتھ فیصلہ کر لیں قرآن شریف کو حکم ٹھہرائیں۔

اصل یہ ہے کہ اسوقت سب گدیاں ایک مردہ کی حیثیت رکھتی ہیں اور زندگی صرف اسی سلسلہ میں ہے جو خدا نے میرے ہاتھ پر قائم کیا ہے اب کیسا نادان ہوگا وہ شخص جو **زندوں کو چھوڑ کر مردوں میں زندگی طلب کرتا ہے۔** اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی چاہا تھا کہ ایک زمانہ فیج اعوج کا ہو۔ اور اس کے بعد ہدایت کا بہت بڑا زمانہ آوے چنانچہ ہدایت کے دو ہی بڑے زمانے ہیں جو در اصل ایک ہی ہیں مگر ان کے درمیان ایک وقفہ ہے اس لیے دو سمجھے جاتے ہیں۔ ایک وہ زمانہ جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا اور دوسرا مسیح موعود کا زمانہ اور مسیح موعود کے زمانہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا زمانہ قرار دیا گیا ہے اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کسی دوسرے بیعت کب جائز ہو سکتی اور قائم رہ سکتی ہے۔ یہ اُس شخص کا زمانہ ہے جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا۔ اب اُس کی بیعت کے سوا سب بیعتیں ٹوٹ گئیں۔

دوسرا سوال یہ کیا تھا کہ مخالف احباب رشتہ داروں سے کیسا سلوک کریں فرمایا نرمی اور نیکی تو انسان کفار سے بھی کر سکتا ہے اور کرنی چاہیے ہاں جن غلطیوں میں رشتہ دار یا احباب مبتلا ہوں۔ اُن میں انکا ساتھ ہرگز نہیں دینا چاہیے۔

دعاؤں میں بڑا اثر ہے اس لیے میں نیچری خیالات کا سخت مخالف ہوں۔ خدا تعالےٰ کی قدرتوں کا انسان احاطہ نہیں کر سکتا۔ جسقدر انسان کا نرم اور گداز دل خدا پر بھروسہ کرنے والا ہوگا اسیقدر دعاؤں پر امید ہوگی بدون اس کے توجہ اور امید نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کرنے میں بڑا فائدہ اور اثر ہے۔ خدا تعالےٰ سے جسقدر تعلق کوئی پیدا کرتا ہے اور اسپر جسقدر ایمان کوئی لاتا ہے اسیقدر تاریکی اور مشکلات کے وقت وہ اُن کا کفیل اور وکیل ہو جاتا ہے بڑی بڑی مصیبتوں میں جہاں بچنے کی کوئی امید اور رستگاری کی کوئی صورت نہیں ہوتی وہ بچ نکلتا ہے اور بری ہو جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ کا قانون دوست اور دشمن کے ساتھ یکساں نہیں جس قدر کسی کا یقین خدا تعالےٰ پر ہے اُسیقدر وہ راحت و آرام میں ہے۔ درحقیقت مخلص مومن کا خدا ہی الگ ہوتا ہے۔ اور جو لوگ اسباب پرست ہوتے ہیں اُنکا خدا الگ ہوتا ہے۔ جو اپنی طرف سے اسباب کو توڑ کر خدا کی طرف آتے ہیں انپر وہ ایک

تر الٰہی تجلی سے ظہور کرتا ہے + یہ یاد رکھو کہ یقین کی قوت جسقدر بڑھتی ہے اسیقدر استجابت دعا کا دروازہ زیادہ کھلتا جاتا ہے۔ یقین کے ساتھ انسان بڑے بڑے مراحل طے کرتا ہے۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا صدق ہی تھا کہ جس نے آپکو ہر مشکل کے وقت بچایا۔ مخالفوں نے کسقدر منصوبے آپ کے خلاف کیے یہانتک کہ آپکو ہلاک کرنا چاہا۔ اور تعاقب میں غار ثور تک بھی سراغ رساں جا پہنچے۔ مگر خدا تعالیٰ پر جو سچا یقین آپ کو تھا اسی پوشیدہ ہاتھ نے آپ کو وہاں بھی بچا لیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا بھی کہ ہم ایسے موقع پر ہیں کہ اگر مخالف ذرا بھی نیچے نگاہ کریں تو ہمکو دیکھ لیں۔ مگر آپ نے فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ پر کسقدر یقین اور بھروسا تھا۔ حقیقت میں جو اس رنگ کا ایمان خدا پر نہیں لاتا۔ اسے کوئی مزہ خدا پر ایمان لانے کا نہیں آ سکتا + خدا پر کامل یقین خارق عادت امور کی قوت عطا کرتا ہے۔ انبیاء سے اسی لیے معجزات صادر ہوتے ہیں اور وہ بھی شدید تکالیف کے وقت جبکہ دنیادار انکی موت اور ہلاکت کی پیشگوئی کرتے ہیں وہ بچکر نکل جاتے ہیں۔ دیکھو ڈگلس کے سامنے جب کلارک کا مقدمہ تھا اس وقت سب کی یہی رائے تھی کہ اب یہ پکڑا جاوے گا مگر میرا خدا مجھے تسلی دے چکا تھا کہ تو عزت کے ساتھ بری ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یہ نتیجہ ہے خدا تعالیٰ پر کامل یقین اور کامل ایمان کا۔

دشمن کا وجود بھی عجیب چیز ہے اس کے ذریعہ سے بہت سے حقائق اور حکمتیں ظاہر ہوتی ہیں کیونکہ جب وہ اپنے دشمنی میں حد سے بڑھ کر شرارتوں اور ایذا رسانیوں کی فکر اور منصوبے کرتے ہیں اور صادقوں کو تباہ کرنا چاہتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کا ہاتھ اسوقت ان کو نہ صرف بچا لیتا بلکہ ان کی تائید میں فوق العادت نشان ظاہر کرتا ہے۔ پس دشمنوں سے صادق کو کبھی گھبرانا نہیں چاہیے۔ ہاں صبر اور استغفار کثرت سے کرنا چاہیے + جسقدر مخالفت شدت سے ہو اسی قدر خدا کی نصرت قریب آتی ہے اور وہ اپنی تجلی ظاہر کرتا ہے۔ جب یہ شناخت کر لیا کہ حق کیا ہے؟ پھر اس حق کا اگر کوئی مخالف ہو تو اس مقابل کو قابل رحم سمجھنا چاہیے کیونکہ وہ اہل حق کا مخالف نہیں بلکہ خدا کو اپنے مقابلہ کے لیے بلاتا ہے اور خدا سے جنگ کرتا ہے۔

خدا تعالیٰ مستعجل نہیں وہ جلدی نہیں پکڑتا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کسقدر مخالفت کی گئی اور تیرہ برس تک کسقدر گالیاں آپ نے سنیں اسی طرح پر اب تیرہ سو برس سے اس سیّد المعصومین صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر حملے کیے جاتے رہے اب خدا تعالیٰ نے ان سب حملوں کا انتقام لے لیا۔ یہ انسان کی کمزوری ہے جو جلد فیصلہ کرنا چاہتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کا نام بھی کشتی رکھا ہے چنانچہ بیعت کے الہام میں اِصْنَعِ الْفُلْکَ ہی فرمایا ہے صاف کہہ سکتا تھا کہ بیعت لیلو۔ مگر یہ الہام بتاتا ہے کہ یہاں بھی نوح کے زمانہ کی طرح کچھ ہونیوالا ہے چنانچہ طاعون کے طوفان نے بتا دیا کہ یہ وہی طوفان ہے۔ قصیدہ الہامیہ کے ایک شعر میں بھی ہے

واللہ کہ ہمچو کشتیٔ نوحم ز کردگار
بیدولت آنکہ دور بماند ز لنگرم

میرے آنے کی اصل غرض اور مقصد یہی ہے کہ توحید۔ اخلاق اور روحانیت کو پھیلاؤں۔

توحید سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہی کو اپنا مطلوب۔ مقصود اور محبوب اور مطاع یقین کر لیا جاوے + موٹی موٹی بت پرستی اور شرک سے لیکر اسباب پرستی کے شرک اور باریک شرک اپنے نفس کو بھی کچھ سمجھ لینے تک دور کر دیا جاوے + جس میں دنیا گرفتار ہے۔

اور اخلاق سے مراد یہ ہے کہ جسقدر قوٰی انسان لیکر آیا ہے انکو اپنے محل اور موقع پر خرچ کیا جاوے یہ نہیں کہ بعض کو بالکل بیکار چھوڑ دیا جاوے اور بعض پر بہت زور دیا جاوے۔ مثلاً اگر کوئی ہاتھ کو بالکل کاٹ دے تو کیا اس سے کوئی خوبی پیدا ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ سچے اور کامل اخلاق یہی ہیں کہ جو جو قوتیں اللہ تعالیٰ نے دے رکھی ہیں انکو اپنے محل پر ایسے طور سے خرچ کیا جاوے کہ جسمیں افراط اور تفریط پیدا نہ ہو۔ افراط یہ ہے کہ مثلاً جسکو قوت شامہ میں افراط ہو تو حدت الحس کی مرض ہو جاوے گی اور پھر اس سے اور امراض شدیدہ پیدا ہو جاتے ہیں تفریط یہ ہے کہ اس کی حس بالکل مفقود ہو جاتی ہے۔ اور اعتدال یہ ہے کہ دونو اپنے اپنے محل اور مقام پر رہیں اور یہی وہ درجہ اور مقام ہے جہاں اخلاق اخلاق کہلاتے ہیں۔ اور اسی کو میں قائم کرنے آیا ہوں۔

روحانیت سے مراد وہ آثار اور علامات ہیں جو خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا ہونے پر مترتب ہوتے ہیں اور یہ کیفیتیں ہیں جب تک پیدا نہ ہوں انسان سمجھ نہیں سکتا۔ مگر اصل غرض یہی ہیں۔

نئی جماعت کو زبان کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ اپنے حسن بیان سے ان حقائق اور معارف کو جو اپنے امام سے سیکھتی ہے دوسروں کو آگاہ کر سکے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بعض وقت صبح سے لیکر شام تک لیکچر دیتے تھے اگر کوئی شخص ان عقائد کو جو اسنے سیکھے ہیں بیان کرنے کی قوت اور قدرت نہیں رکھتا تو وہ دوسروں کے سامنے بسا اوقات شرمندہ ہو جاتا ہے۔ اور اسے دبنا پڑتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ ہر ایک شخص جو اس سلسلہ میں شامل ہے ان باتوں کو جو ضروری ہیں خوب یاد رکھے اور بیان کرنے کی عادت ڈالے۔

۱۰ اگست کی شام مرزا اعظم بیگ کے پوتے **مرزا احسن بیگ** نے بیعت کی درخواست کی۔ اسپر حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا۔ بیعت اگلے جمعہ کو کر لینا مگر یہ یاد رکھو کہ بیعت کے بعد تبدیلی کرنی ضروری ہوتی ہے اگر بیعت کے بعد اپنی حالت میں تبدیلی نہ کی جاوے تو پھر یہ استخفاف ہے۔ بیعت بازیچۂ اطفال نہیں ہے۔ درحقیقت وہی بیعت کرتا ہے جسکی پہلی زندگی پر موت وارد ہو جاتی ہے اور ایک نئی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ ہر ایک امر میں تبدیلی کرنی پڑتی ہے پہلے تعلقات معدوم ہو کر نئے تعلقات پیدا ہوتے ہیں جب صحابہ مسلمان ہوتے تو بعض کو ایسے امور پیش آتے تھے کہ احباب رشتہ دار سب سے الگ ہونا پڑتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ابو جہل کے ساتھ اسلام سے پہلے ملتے تھے بلکہ لکھا ہے کہ ایکمرتبہ ابو جہل نے منصوبہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا خاتمہ کر دیا جاوے اور کچھ روپیہ بھی بطور انعام مقرر کیا حضرت عمر اس کام کے لیے منتخب ہوئے چنانچہ انھوں نے اپنی تلوار کو تیز کیا اور موقع کی تلاش میں رہے آخر حضرت عمر کو پتہ ملا کہ آدھی رات کو آپ کعبہ میں آکر نماز پڑھتے ہیں چنانچہ یہ کعبہ میں آکر چھپ رہے اور انھوں نے سنا کہ جنگل کیطرف سے لا الٰہ الا اللہ کی آواز آتی ہے اور وہ آواز قریب آتی گئی یہاں تک کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ میں آداخل ہوئے اور آپ نے نماز پڑھی۔ حضرت عمر کہتے ہیں کہ آپ نے سجدہ میں اسقدر مناجات کی کہ مجھے تلوار چلانیکی جرأت ہی نہ رہی چنانچہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ آگے چلے پیچھے پیچھے میں تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے پاؤں کی آہٹ معلوم ہوئی اور آپ نے پوچھا کون ہے میں نے کہا کہ عمر اسپر آپ نے فرمایا اے عمر نہ تو دن کو میرا پیچھا چھوڑتا ہے اور نہ رات کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں نے محسوس کیا کہ اب آپ بد دعا کرینگے اس لیے میں نے کہا کہ حضرت آج کے بعد آپ کو ایذا نہ دوں گا۔ عربوں میں چونکہ وعدہ کا لحاظ بہت بڑا ہوتا تھا اس لیے آنحضرت نے یقین کر لیا۔ مگر دراصل حضرت عمر کا وقت آپہنچا تھا۔ آنحضرت کے دل میں گذرا کہ اسکو خدا ضائع نہیں کریگا چنانچہ آخر حضرت عمر مسلمان ہوئے اور پھر وہ دوستیاں وہ تعلقات جو ابو جہل اور دوسرے مخالفوں سے تھے یک لخت ٹوٹ گئے۔ اور انکی جگہ ایک نئی اخوت قائم ہوئی حضرت ابو بکر اور دوسرے صحابہ ملے۔ اور پھر ان پہلے تعلقات کیطرف کبھی خیال تک نہ آیا۔

غرض اس سلسلہ میں جو ابتلاؤں کا سلسلہ ہوتا ہے بہت سی ٹھوکریں کھانی پڑتی ہیں اور بہت سی موتوں کو قبول کرنا پڑتا ہے۔ ہم قبول کرتے ہیں کہ ان انسانوں میں جو اس سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں ان میں بعض بزدل بھی ہوتے ہیں شجاع بھی ہوتے ہیں۔ بعض ایسے بزدل ہوتے ہیں کہ صرف قوم کی کثرت کو دیکھکر ہی الگ ہو جاتے ہیں۔ انسان بات کو تو پورا کر لیتا ہے مگر ابتلا کے سامنے ٹھہرنا مشکل ہے خداوند تعالےٰ فرماتا ہے **اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْۤا اَنْ يَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ** یعنی کیا لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ ایمان لائیں اور امتحان نہ ہو غرض امتحان ضروری شئے ہے اس سلسلہ میں جو داخل ہوتا ہے وہ ابتلا سے خالی نہیں رہ سکتا۔ ہمارے بہت سی لوگ ایسے ہیں کہ وہ ایکطرف ہیں اور باپ الگ۔

*

۱۹ کی شام منافق کا منہ تو ایسے بند ہوتا ہے جیسے منہ میں روڑے ڈالے ہوئے ہوں۔ منافق کبھی کفر کا دائرہ وسیع کرنا نہیں چاہتا بلکہ وہ ایمان کا دائرہ وسیع کرنا چاہتا ہے۔ ان مخالف مولویوں کی نسبت میرا یہ عقیدہ تھا کہ انمیں صفائی نہیں ہے اور ملونی سے غرض بھرے ہوئے ہیں مگر یہ میرے وہم و خیال میں بھی نہیں تھا کہ ان سے یہ کمینہ پن ظاہر ہو گا جو انھوں نے اب میری مخالفت میں ظاہر کیا ہے۔

چونکہ عمر گذرتی جاتی ہے جیسے برف ڈھلتی ہے اس لیے ہر روز یہ خیال آتا ہے کہ کوئی آدمی ایسا ہو جو اُن کے پاس جاوے اور انکو فیصلہ کی راہ پر لاوے۔ اور بتائے کہ ایک وہ وقت تھا کہ اللہ تعالیٰ میری دعا کی نقل فرماتا ہے رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا اور رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی وہ زمانہ کہاں کہ دو آدمی ثابت کرنے مشکل ہیں اور یا اب یہ زمانہ ہے کہ فوجیں کی فوجیں آرہی ہیں۔ قبل از وقت کہ جیسا کہا تہا وہ کر دیا اور کر رہا ہے۔ اور لوگوں کی نظروں میں **عجیب** اگر کوئی سمجھنے والا ہو تو اُسے معلوم ہو سکتا ہے کہ خدا نے اپنی سنت قدیمہ کے موافق کیا اور جس طرح رسل آتے ہیں وہ اسی طرح پہچانے جاتے ہیں مجھے انھیں آثار اور نشانات کے ساتھ شناخت کرو۔ جو خدا کیطرف سے آتے ہیں وہ خدا کی محکم ہدایات کے خلاف نہیں کرتے۔ ایسا نہیں کہ حرام کو حلال یا حلال کو حرام کر دیں دوسرے وہ ایسے وقت میں آتے ہیں کہ وہ ضرورت کا وقت ہوتا ہے تیسرے یہ کہ تائید الٰہی کے بدوں نہیں ہوتے۔ صریح نظر آتا ہے کہ خدا تائید کرتا ہے۔ جہانتک میں خیال کرتا ہوں سچائی کے تین ہی راہ ہیں اول نصوص قرآنیہ و حدیثیہ دوسرے عقل تیسرے خدا تعالیٰ کے تائیدات۔ ان تینوں ذریعوں سے جو چاہے ہم سے ثبوت لے مگر انسان بنکر نہ سفلہ پن کیطرح ہم سبکو دعوت دیتے ہیں خواہ سو روپیہ روز خرچ ہو جاوے اگر آدمیت سے پوچھیں۔ اب وہ بیٹھے ہیں نہ کتاب ہے نہ غور ہے نہ فکر ہے۔ سفلہ لوگوں کیطرح بلکہ ان سے بھی بدتر کام کرتے ہیں یہ طریق تو تقوی کے خلاف ہے اگر کوئی انسان ایسا ہو جو ان پر رعب ڈال سکتا ہو وہ انہیں جا کر سمجھائے۔ دنیا دار لوگ اگر انکو کہیں تو ان سے ڈرتے ہیں۔ خدا کرے کہ کوئی ایسا دنیا دار ہو جسکو اسطرف توجہ ہو اور انکو سمجھائے

ایک سوال کا جواب

سوال — مسلمان مرد کو تو چار بیوی سے ایک دوسری کی زندگی میں یعنی بحالت اپنی پہلی بیوی کی عین حیات میں چاہے اس سے کوئی قصور ہی سرزد ہوا ہو۔ شریعت اسلام نے نکاح کر لینے کی اجازت دی ہے لیکن برخلاف اس کے بیچاری عورت نے کیا قصور کیا کہ وہ ایک ہی شوہر کے سوا دوسرے مرد سے نکاح نہین کر سکتی یعنی اول خاوند کی زندگی مین بغیر لینے طلاق کے دوسرے مرد سے نکاح نہین کر سکتی اس حالت مین تو نیوگ والے حق پر ہین کہ مرد اور عورت دونو کا حق برابر رکھا ہے +

جواب — اسی سوال کو دوسرے لفظون مین یون ادا کر سکتے ہین کہ عورت و مرد کے حقوق مساوی ہونے چاہئے اور یہی اس اعتراض کا ماحصل و لب لباب ہے +

(۱) قدرت کا نظارہ ہماری آنکھون کے سامنے موجود ہے اور اس امر کے ماننے مین کوئی شک و شبہ دامنگیر مرد حق پذیر نہین ہو سکتا کہ عورت بچے کو پیٹ مین رکھنے۔ درد زہ اُٹھانے جننے۔ پرورش کرنے وغیرہ کی تمام تکالیف اول سے آخر تک بکلی برداشت کرتی ہے لیکن مرد کو کوئی تکلیف ان تکالیف مین سے نہیں دیکھی درآنحالیکہ مرد علی العموم اولاد سے بنسبت عورت کے زیادہ منفعت حاصل کرتا ہے۔

(۲) یہ بھی کوئی مخفی امر نہین کہ دونون بلحاظ قوائی جسمانی ایک دوسرے کی برابری نہین کر سکتے اور دونون کے درمیان فرق بین حائل ہے ایک فطرتاً کمزور۔ نازک اندام۔ سخت و درشت کاربائے دنیوی سے خائف و ترسان ہے فریق ثانی ان صفتون مین سے کسیکا بھی موصوف نہین بلکہ طاقتور۔ قوی ہیکل۔ تمام رنجہائے زمانہ کے مقابلے مین بہادری کا اک زندہ نشان ہے پس جب قدرت نے عورت پر اس قدر بار ڈال رکھا ہے تو وہ شریعت جو قدرت کی مطابقت مین سر و مو کا فرق بھی نہین رکھتی اگر اسکا بوجھ زیادہ کر دے تو اعتراض کرنیکا کونسا محل و موقع ہے +

(۳) مرد ایک ہی مہینے مین اپنا نطفہ کئی عورتون کو دے سکتا اور ان عورتون سے اولاد پیدا کر سکتا ہے۔ چنانچہ چند عورتین ایک ہی مرد سے حاملہ ہو کر بچے جن سکتی ہین لیکن یہ ناممکن الوقوع امر ہے کہ ایک عورت چند مردونکا نطفہ رکھ سکے۔ تجربہ زبان حال سے اس کی تردید پر کمر بستہ ہے ہان صرف ایک ہی مرد کا نطفہ ایک وقت مین ٹھہر سکتا اور اسی ایک نطفے سے بچہ پیدا ہو سکتا ہے

(۴) آریہ مذہب جھوٹ کی تعلیم دیتا ہے غور کرو کہ اس کھلم کھلا بیحیائی کا نتیجہ یا بموجب آپکے نیوگ کا بچہ دراصل اُس بناوٹی باپ کے نطفہ سے نہین ہوتا جو اولاد کا تو بہت شائق ہے لیکن طاقت خداداد اپنے اندر نہین رکھتا بلکہ بیرج داتا کا ہوتا ہے۔ **دیکھو قدرت نے تو نیوگ کرنے والے کے بیج مین یہ بات رکھی ہے کہ وہ پہلدار ہو لیکن آریہ مذہب پرمیشر کو کہتا ہے کہ ہے پرماتما ایشر دھرمی دے راجہ تو چاہے میرے سیوکان نون اپھل ہی بنا۔ پر اسان اُنہان نون پہلدار کرانگے اور مُنڈے کر بان دلاوانگے**

پس کیا جھوٹ نہین کہ نطفہ کسیکا ہو اور بیٹا اسکا کہلائے جسکا وہ نطفہ درحقیقت نہین +

(۵) علاوہ برین مرد ایکطرح عورت پر افسر ہے کیونکہ قسم قسم کی حکومتون کے علاوہ بچہ کا بیج رکھکر اُس عورت سے ایک قسم کا مالیہ لیتا ہے اور یہ تو اظہر من الشمس ہے کہ رعایا جس قدر کثیر ہو افسر کی عزت کا باعث ہوگی۔ لیکن جس رعایا کے افسر بہت ہون اُسکی عزت خاک بھی نہین فرض کرو ایک نوکر ہو اور بیس حکمران ہون تو نوکر کو کیا آرام ملیگا مگر ایک حکمران کے پاس اگر بیس نوکر ہون تو کثرت خدام کے لحاظ سے اس کے عز و وقار۔ جاہ و امارت مین نمایان ترقی ظہور پذیر ہوگی۔ نیز ایک نوکر کے ہاتھ بٹانے والے جب اور نوکر ہون تو اس کی راحت کا موجب ہین۔ بشرطیکہ آقا انصاف سے کام لے اور عدل کا پہلو ترک نکرے یہی مثال یعنہ کثرت ازدواج پر صادق آتی ہے اب ہمین معلوم ہو گیا کہ مرد عورت پر فائق اور بلحاظ حقوق اس سے بالاتر ہے پس جو چیز کسی چیز پر فوقیت رکھتی ہو وہ اُس کی مساوی نہین ہو سکتی اور مساوات کے لازم آنے سے فوقیت فوت ہو جاویگی اس لئے ثابت ہوا کہ مرد عورت کے حقوق مین کمی و بیشی ہے اور کثرت ازدواج عین قانون قدرت کے مطابق ہے

عبدالحق از قادیان

قصیدہ تہنیت جلوس و تاجپوشی حضرت قیصر ہند ایڈورڈ ہفتم شاہ انگلستان خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

از ابو یوسف محمد مبارک علی احمدی عربک ٹیچر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

(۱) بشری لکم یا معشر الخلان
الیوم یوما لعید والشکران

(۲) یوم السرور لکل من ھو طائع
لملیکنا ذی الجاہ والاعوان

(۳) یوم الجلوس و یوم حریۃ لنا
وتنعم النسوان والصبیان

(۴) حیوا الینا معشر الاخوان
نسمعکم من مدحۃ السلطان

(۵) سلطاننا ایڈورڈ ملبس تاجہ
تدیلمعن سیماہ من لمعان

(۶) اسر القلوب بعدلہ و برحمہ
ذو التاج والافواج والرضوان

(۷) خربت مظالم کلھا فی عصرہ
شادا لمراحم بعدہ العمران

(۸) فاق الملوک مرتبۃ و بحکمۃ
آثارھا ظھرت علی البلدان

(۹) طاب القلوب بحسنۃ و جمالہ
عز الکرام لدیہ من احسان

(۱۰) قطع العناد من العنود بسیفہ
و بصولہ ھو قاطع الطغیان

(۱۱) طوبے لکم طوبے لکم فی طوعہ
القاہ رب الملک فوق زمان

(۱۲) ھو قیصر الھند الذی وجبت لہ
خیر المحامد من جمیع لسان

جنگی بہادر ونکا سپہ سالار (۱۴) اسکی عنایت بڑھی اور اس کے فیض عام نے اپنی مراد کو پہنچا اور بڑا عالی شان ہے (۱۵) سخاوت سے اسکے ہاتھ لمبے ہو گئے۔ بے خدا اس کی عمر بڑہا اور اس ...
لمبا کرے (۱۶) ہم اس کی طرف دوڑتے ہین تاکہ اس کے فیض سے فیضیاب ہون۔ وہ ایک دریا ہے جسکی تری نے پیاسونکو سیراب کر دیا ہے (۱۷) اس کی بخشش ہماری طرف جاری ہوئی ...
دل محبت سے اُس کی طرف جاری ہے + تاکہ احسانکا بدلہ احسان ہو (۱۸) مین نے یہ نظم اس کے تاج پوشی اور تخت اور علوشان کی مبارکبادی کے لئے کہی ہے (۱۹) میرا نام مبارک ہے

پیسہ اخبار اور سیف چشتیائی

تعصب اور عداوت بیجا کا برا ہو جو حق پوشی کا مذموم پھل لاتی ہے۔ پیسہ اخبار لاہور نے ایک کالم مشاغل علمی اور ریویو کا بھی کھول رکھا ہے جس سے پیسہ اخبار کی اپنی علمی قابلیت کا پوپا لگتا ہے۔ کیونکہ دو چار تعریفی سطروں کے لکھدینے کا نام ریویو نہیں ہے جو پیسہ اخبار نے سمجھ رکھا ہے بہر حال اس وقت ہم ریویو کی فلاسفی پر بحث کرنا نہیں چاہتے بلکہ یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ پیسہ اخبار کے اس کالم میں بعض ریویو ایسے لکھے جاتے ہیں جو یہی نہیں کہ نفس مضمون سے الگ ہوتے ہیں بلکہ جوش مخالفت میں واقعات سے بھی دور چلے جانا پڑتا ہے چنانچہ سیف چشتیائی پر جو ریویو ایڈیٹر پیسہ اخبار نے کیا ہے اس کو ہم پیسہ اخبار کی علمی قابلیت اور واقعات سے ناواقفی دکھلانے کے لئے ذیل میں پیش کرتے ہیں ✦

"سیف چشتیائی۔ یعنی حجۃ اللہ علی الشمس البازغہ و اصلاح الفصیح لاعجاز المسیح من تصنیف زبدۃ المحققین رئیس العارفین مولانا پیر مہر علی شاہ صاحب ساکن گولڑہ ضلع راولپنڈی سے مرزا صاحب قادیانی نے لاہور میں حسب وعدہ مباحثہ کرنے سے پہلو تہی کیا تھا تو پیر صاحب رسالہ شمس الہدایۃ چھپا یا تھا ... اردو کی ان دو چار سطروں میں جہاں گرد ایڈیٹر پیسہ اخبار نے جو ٹھوکریں کھائی ہیں وہ اس قابل ہیں کہ ناظرین پیسہ اخبار کے مشاغل علمی کالم کی داد دیں خصوصاً من تصنیف والے جملے کی خبر کو سے شروع ہونے والے جملے میں مدغم کرکے ایڈیٹر صاحب نے جو نئی تراش دکھائی ہے وہ شاید اردو اخبار نویسی کے لئے قابل فخر ہوگی۔ اسی سے قیاس ہو سکتا ہے کہ سیف چشتیائی پر ریویو کرنے والا ریویو نویس کس پایہ اور دماغ کا انسان ہے ہم اس کو سلپ آف پین (لغزش قلم) ہی تصور کر لیتے لیکن اس سے آگے چلکر ایڈیٹر صاحب نے جو اپنی وسیع واقفیت کا ثبوت دیا ہے۔ اسی نے اس کو سلپ آف پین نہیں رہنے دیا بلکہ تحریر کی کمزوری اور ایڈیٹر صاحب کی لیاقت ہی کا نتیجہ اسے قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنے معلومات کی وسعت کے اظہار کے لئے لکھا ہے کہ جب لاہور میں حسب وعدہ مباحثہ کرنے سے پہلو تہی کی (بقول پیسہ اخبار کیا۔ اس لئے کہ آپ ولایت ہو آئے ہیں۔ آئندہ پیسہ اخبار میں یورپین اردو بولی جایا کریگی) تو پیر صاحب نے رسالہ شمس الھدایۃ چھپایا تھا۔ کیا خوب! معلوم ہوتا ہے ایڈیٹر صاحب نے شمس الھدایۃ بھی نہیں پڑھا۔ یا پیر صاحب کی مدح و ثنا میں واقعات بھول گئے۔ یہ وہی بات ہے جیسے کسی امریکن سیاح نے ہندوستان کے مسلمانوں اور سکھوں کے متعلق رائے دیتے ہوئے لکھا تھا کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی ایک قوم ہے جو چوٹی رکھا کرتی ہے اور ایک اور قوم سکھ آباد ہے جو داڑھی منڈوائی ہے یا اس تاریخ دان اہل کمال کی طرح جس نے سکندر اعظم کو پانڈو سے جا لڑایا تھا۔ اس سے بہتر تھا کہ ایڈیٹر صاحب شمس الہدایۃ کا ذکر ہی نہ کرتے تا یہ ندامت اٹھانی نہ پڑتی۔ حضرت ایڈیٹر پیسہ اخبار صاحب سیاح یورپ! شمس الھدایۃ سائیں مہر شاہ صاحب گولڑہ کا رسالہ اُنکے لاہور آنے سے بہت پہلے شایع ہو چکا تھا اور یہی رسالہ موجب ہوا تھا کہ انکو تفسیر نویسی کی دعوت کی گئی تھی۔ یہ پیسہ اخبار نے اس مختصر سے ریویو میں اردو نویسی کی غلطیوں کے علاوہ دو مذموم غلطیاں کی ہیں جو واقعات کے خلاف ہیں ✦

اول یہ ظاہر کرنا چاہا ہے کہ "حضرت اقدس حسب وعدہ اس مباحثہ میں نہیں آئے" پیسہ اخبار کی یہ غلطی ایسی قسم کا افترا ہے حضرت اقدس نے مباحثہ کیلئے نہ سائیں جی کو بلایا اور نہ پہلو تہی کی بلکہ حضرت حجی اللہ نے انکو قرآن شریف کی اعجازی تفسیر نویسی کی دعوۃ کی تھی جس کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے اپنے تعلقات کا ثبوت مقصود تھا۔ مباحثہ کی حجت گولڑی صاحب نے خود تفسیر نویسی سے پہلو تہی کرنیکو نکالی تھی حضرۃ اقدس نے نہ مباحثہ کی دعوۃ کی اور نہ اسمیں آپنے پہلو تہی کی اگر پیسہ اخبار سچا ہے تو وہ تحریر پیش کرے جس میں حضرت اقدس نے مباحثہ کے لئے اس کو بلایا تھا۔ اور ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ وہ ہرگز پیش نہ کر سکیگا۔ پھر ہم پیسہ اخبار کے جہان گرد ایڈیٹر صاحب سے پوچھتے ہیں کہ ایسی غلطی جو واقعات کی ناواقفی کو ظاہر کرتی ہے کیا شرمناک غلطی نہیں جو غلطی کی حد سے نکل کر جھوٹ تک جا پہونچتی ہے!

دوسری قابل شرم غلطی وہ ہے جو یہ لکھا ہے کہ شمس الھدایۃ اس مباحثہ کے بعد لکھا گیا۔ لاہور میں رہکر یہاں کے واقعات میں لاہور ہی کے واقعاۃ سے ناواقفی کس قدر افسوسناک ہے۔ ہم امید نہیں کرتے کہ پیسہ اخبار اپنی ان غلطیوں کا اسی طرح پبلک میں اعتراف کرے۔ جیسے غلط انفرمیشن اس نے پبلک کو دی ہے ✦

اس پر قیاس ہو سکتا ہے کہ یہ ریویو جو سیف چشتیائی پر پیسہ اخبار نے لکھا ہے وہ کیا وقعت رکھتا ہے۔ ہم پیسہ اخبار کی ریویو نویسی کی اہمیت کا اعتراف کر لیتے اگرچہ اس کتاب پر ریویو لکھتے ہوئے کم از کم اتنا ہی لکھدیتا کہ سائیں مہر شاہ صاحب نے یہ بیشک غلطی کھائی اور کمزوری ظاہر کی کہ اعجاز المسیح پر (جو بزور تحدی کے ساتھ فصیح بلیغ عربی میں ہے) اگر کچھ لکھا جاتا تو وہ بھی کم از کم عربی میں ہونا چاہئے تھا۔ یہ ایک ایسا امر ہے جو ایک ریویو نویس کی نظر سے کبھی رہ نہیں سکتا مگر یہاں تو دامن از کجا آرم والا معاملہ ہے ریویو نویس کے سر اور دماغ نے ریویو نویسی کی حیثیت سے یہ لکھا ہی نہیں۔ ورنہ غلط بیانی اور خلاف واقعہ امور کو یوں پیش کرکے اس کی وقعت کو کم نہ کیا جاتا آخر میں ہم سائیں مہر شاہ صاحب اور ان کے دوستوں کو ہشیار کرتے ہیں کہ وہ آئندہ ایسے نادان دوست کی تعریفوں پر خوش نہ ہوں اگر خدا تعالیٰ نے توفیق دی تو سیف چشتیائی پر ریویو لکھکر

مراسلات

الحکم مین مراسلات کا صیغہ بہت ہی محدود اور تنگ ہے لیکن بعض احباب جو کچھ چاہتے ہین لکھکر الحکم مین درج ہونے کو بھیجدیتے ہین۔ جنپر عموماً بہت ہی کم توجہ کی جاتی ہے اور پھر اُن کی طرف سے شکایتین شروع ہوجاتی ہین۔ وہ بزرگ اگر خود ایڈیٹر کے منصب پر ہون اور ان کے پاس اس قسم کی مراسلات پہونچین تو شاید ان کو بھی ان کے اندراج مین وہی عذر ہو جو الحکم کے ایڈیٹر کو ہے مین بہت سے موصول شدہ مراسلات مین سے اس مرتبہ صرف تین مضمون ذیل مین بدون کسی قسم کی رائے کے اظہار کے درج کرتا ہون جن احباب کے مضامین درج نہ ہوسکین وہ مجھے معذور سمجھین + ایڈیٹر

مکرم معظم جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ گذارش یہ ہے کہ میرے ان چند شعرون کو اخبار الحکم کے کسی کالم مین جگہ دین مشکور ہونگا

شعر

دیکھا یہ کیسا پھولا پھلا باغ احمدی
کہتے تھے تم تو سب کہ ہے دوکان احمدی
دارالامان مین دیکھو عجب سیر ہے وہان
پھرتے ہین ہر طرف کو محبان احمدی
بیعت سے آؤ جلد مشرف ہو دوستو
آئیگی پھر نظر تمہین اک شان احمدی
طاعون کا شکار ہین اغیار راندن
پر امن مین جو ہین تو محبان احمدی
احمد پہ تم نے کفر کے فتوے لگا دیئے
توبہ کہان یہ کفر کہان شان احمدی
ملانے گرچہ مرمٹے پر کچھ نہو سکا
روشن ہے سب جہان مین اب شان احمدی
آؤ ہمارے سامنے گر دل مین ہی گھمنڈ
میدان مین کھڑے ہین غلامان احمدی
باد خزان نے تم کو ہی برباد کردیا
پھولا پھلا جہان مین بوستان احمدی
احمد کا جلوہ دیکھوگے دنیا مین تم کمال
تم مردے اس طرف ہو ادھر شان احمدی
کیا گولڑی وغیرہ کے پیچھے لگے ہو تم
آجاؤ تم بذیل غلامان احمدی
فتوے تمہارے خاک مین سب دیکھو ملگئے
خود عرش سے خدا ہے ثناخوان احمدی
سردار پر مخالفون کے کھنچے جاتے مین
سردار ہین جہان مین غلامان احمدی

از منصوری مورخہ ۱۲ اگست سنہ ۱۹۰۲ء

ضروری یاددہانی

ناظرین کو یاد ہوگا کہ حضرت اقدس علیہ السلام نے ۵ مارچ سنہ ۱۹۰۲ کو ایک اشتہار دیا تھا جسکا خلاصہ مطلب ہے کہ جملہ برادران سلسلہ احمدیہ لنگرخانہ کے انتظام کیلئے کچھ ماہواری چندہ ارسال کیا کرین اور جو صاحبان مالی مدد نہین کرسکتے وہ کسی جسمانی امداد سے اس سلسلہ کے خادم بنین اور جو نہ مالی طور سے اور نہ جسمانی طور سے اس سلسلہ کی مدد نہین کرسکتا وہ اپنے تئین اس پاک جماعت (احمدی) اور پاک سلسلہ سے نہ تصور کرے۔ ایسا شخص منافق ہے اور لکھا گیا تھا کہ مین (حضرت اقدس) یہ جو اشتہار شایع کرتا ہون کوئی معمولی تحریر نہین بلکہ ان لوگون کیلئے جو مرید کہلاتے ہین یہ آخری فیصلہ کرتا ہون مجھے خدا نے بتلایا ہے کہ میرا انہیں سے پیوند ہے یعنی وہی خدا کے دفتر مین مرید ہین جو اعانت اور نصرت مین مشغول ہین مگر بعضے خدا کو دھوکا دینا چاہتے ہین پس ہر ایک شخص جو مرید ہے اسکو چاہیئے کہ اب اپنے نفس پر کچھ ماہواری مقرر کردے خواہ ایک پیسہ ہو خواہ ایک دھیلہ۔ اور جو شخص کچھ بھی مقرر نہین کرتا اور نہ جسمانی طور پر اس سلسلہ کے لئے کچھ مدد دے سکتا ہے وہ منافق ہے اب اس کے بعد (۵ جون سنہ ۱۹۰۲) وہ سلسلہ مین رہ نہین سکیگا۔ تین ماہ تک بیعت کرنے والے کا انتظار کیا جاویگا اگر تین ماہ تک کسیکا جواب نہ آیا یعنی ۵ جون سنہ ۱۹۰۲ تک تو سلسلہ بیعت سے اس کا نام کاٹ دیا جاویگا +

جملہ برادران قوم احمدی کی خدمت مین التماس ہے کہ ہم مین سے ہر ایک کو چاہیئے کہ جو بھائی چندہ نہین دیتے ان کو اشتہار مورخہ ۵ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کے مضمون سے خبر دین حضرت اقدس نے اشتہار مذکور کو ایک معمولی تحریر نہین کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے احباب کو اس اشتہار کے مضمون کے سمجھنے مین غلط فہمی ہوئی حقیقت یہ ہے جیسا کہ حضور علیہ السلام کے مندرجہ بالا الفاظ سے ظاہر ہے کہ چندہ کی کوئی تعیین نہین کی بلکہ لایکلف اللہ نفساً الا وسعہا کو مد نظر رکھکر۔۔ غرباء کو پیسہ پیسہ یا دھیلا ماہواری چندہ دینے کا ارشاد فرمایا ہے اور باقیون کو حسب مقدرت چھوڑا ہے اور بہتون کے لئے جسمانی خدمت مکتفی سمجھی گئی الغرض ہر صاحب کو چاہیئے کہ اس اشتہار کو بنظر غور پڑھے اور غافلون سے اس کی تعمیل کرائی جاوے ایسا نہو کہ ایسے غافل (بقول حضرت اقدس منافق) الامراض تشاع والنفوس تضاع۔ انی اری الملائکۃ الشداد کے نشانہ بنین یعنی امراض شدیدہ اور دیگر مصائب وطاعون سے آن پر یا ان کے رشتہ دارون پر ابتلا پیش آوے۔ ان لوگون پر بہت افسوس ہے

جنہون نے دنیا کے اس قدر تعلقات توڑے اور کافر اور بیدین کہلائے اور طرح طرح کی ایذائین بد اندیشون سے اٹھائین پھر وہ اس سلسلہ سے ہمدردی کرنے سے لاپروا اور متکبر پائے جاتے ہین۔ چندہ دینا کوئی نئی بات نہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی چندہ لیا کرتے تھے چنانچہ حضرت ابوبکر نے چالیس ہزار روپیہ چندہ دیا تہا واٰخرین منہم لما یلحقوا کے مصداق تو تب ہی بنینگے جب ان کے سے اعمال ہونگے اب ہر ایک صاحب کو مناسب ہے کہ اپنے آشناؤن اور تمام رشتہ دارون کو بذریعہ خطوط یا اشتہار اشتہار مورخہ ۵ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کی تعمیل کے لئے طیار کرے۔ یہ جو حضرت اقدس نے ارقام فرمایا ہے کہ جو کوئی کسی طرح سے اس سلسلہ کی مدد نہین کرتا وہ منافق اور ہمارے سلسلہ سے خارج ہے بہ حق ہے کیونکہ جو کوئی خدا کے لئے ایک روپے مین سے ایک پیسہ یا ایک آنہ بھی ادا نہین کرسکتا اس نے اس آسمانی نور کی کیا قدر کی +

ماسٹر عبد الرحمن از قادیان

میرے مکرم مخدوم شیخ صاحب السلام علیکم اگر گنجائش ہو تو سطور ذیل کو اپنے معزز اخبار کے کسی کالم مین جگہ دیکر ممنون فرمادین +

ترکیب بند صادق +

یہ رسالہ میرے مخدوم میر صادق حسین صاحب احمدی مختار عدالت اٹاوہ کی طبع رسا کا نتیجہ ہے اور صبح صادق پریس اٹاوہ مین معمولی سفید کاغذ پر کتابی تقطیع پر شائع ہوا ہے علاوہ ٹائیٹل پیج کے ۴۶ صفحون پر ختم ہوتا ہے ۳۱ صفحہ تک ۱۴ ترکیب بند مع حل معانی و ذیل نوٹ ہین اور چار صفحون پر دو قصیدے۔ ایک قصیدہ تہنیت جشن ڈائمنڈ جوبلی اور ایک قصیدہ تعزیت حضور علیا کوئن وکٹوریہ درج کرکے ہر ایک قسم کے مضامین لکھنے کی قدرت و طاقت دکھلانیکے علاوہ حضرت مسیح موعود جناب میرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گورنمنٹ برطانیہ کی نسبت اپنی جماعت کو وفادارانہ اور اخلاصمندانہ تعلیم کا نمونہ دیا ہے باقی ۳۲ سے ۴۶ صفحون تک ہندوستان کے مشہور سخن طراز سید امجد علی صاحب اور جناب مولوی محمد وصی صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی کے تقریظ اور ریویو ہے

حضرت صادق سے ناظرین کو کسی جدید انٹروڈیوس کی ضرورۃ نہین وہ اپنی موزون طبع کے نتائج کے سبب خود مشہور و ہر دلعزیز ہین۔ گلدستہ صبح صادق کی دلچسپ اور بے بہا نظمین دیکھکر کون ان کی لیاقت کا معترف نہین ہوا جو لوگ علم عروض کی مشکلات سے آگاہ ہین وہ جانتے ہین کہ بالخصوص ایسی نظمین لکہنا جنکا ایک ایک مصرعہ تاریخی واقعات پر مشتمل ہوکر کس قدر مشکل ہے تاریخی واقعات اور علمی اصطلاحات کا ایک ہی شعر مین بنا ہین اور بااین ہمہ شعر کو ساقط الوزن نہونے دین فی الواقع قادر الکلامی کی دلیل ہے۔ فٹ نوٹس ایسے مفید ہین کہ ان کی نسبت یہ کہنا کہ وہ ایک بہاری لائبریری کا عطر اور نہایت ہی مشہور و مستند مصنفون کی تحقیقات کا لب لباب ہین کچھ مبالغہ نہیں کاش جو انگریزی الفاظ ترکیب بندون مین استعمال کئے گئے تھے انکو حاشیہ پر کسی اور مناسب جگہ انگریزی مین ہی لکھدیا ہوتا تاکہ اردوخوان اصحاب تلفظ بگاڑنے کی کم کوشش کرتے۔ ترکیب بند گذشتہ مسلمانون کے کارنامون کا مرقع اور موجودہ مسلمانون کی غفلت اور بے ہنری کی تصویر ہے جس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ مردے از غیب برون آید و کارے بکند۔ رسالہ مذکور مصنف سے درخواست کرنیپر ۴ قیمت پر ملسکتا ہے اہل مذاق ناظرین ضرور ملاحظہ فرماوین اور حظ اٹھاوین۔ مصنف کا پتہ یہ ہے ”میر صادق حسین صاحب صادق ایڈیٹر اٹاوہ پنچ اٹاوہ +

مین ہون آپکا مخلص خادم عبد الحکیم احمدی ہوشیارپوری مقیم قادیان

ایک خطبہ کا خلاصہ

ان الذین ہم من خشیۃ ربہم مشفقون
والذین ہم بایات ربہم یومنون

خداپرستی کی ساری باتونکی جڑ اور ساری نیکیونکا اصل خدا تعالیٰ کا خوف ہے اس لئے حضرت سلیمان اپنی کتاب مین فرماتے ہین

خدا کا خوف حکمت کا آغاز ہے

یاد رکھو جسقدر نیکیاں انسان کرتا ہے اگر اس کی تہ مین خدا کا خوف نہین وہ بے فائدہ ہین اونکا کوئی پہل اور نتیجہ نہین خدا تعالیٰ کے نزدیک سچا مومن اور حقیقی خدا پرست یا خداشناس وہی ہے جو اپنے محسن مولا سے ڈرتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے ڈرنا اس قسم کا نہین ہوسکتا جیسے انسان کسی مضر اور خوفناک چیز سے ڈرتا ہے۔ خدا تعالیٰ تو جامع صفات کاملہ ہے اور قرآن کریم کا آغاز الحمد للہ سے صاف بتاتا ہے کہ وہ ایسی ستودہ صفات ذات ہے کہ اس کے حسن اور احسان کو دیکھکر حمد ہی کرنی پڑتی ہے یہ خوف اپنی نوعیت ایک اور قسم کی رکھتا ہے جو دنیا کے عرفی خوف سے بالکل الگ اور ماوراء ہے یہ بات کسطرح ثابت ہو کہ ایک شخص واقعی خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے؟ اس کے ثبوت کے لئے یہ ضروری نہین کہ ہم یہ دیکھین کہ خدا تعالیٰ کا نام لینے سے اسے وحشت ہوتی ہے بلکہ اسکا پتہ اس بات سے لگتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے احکام کو کہان تک مانتا اور عمل کرتا ہے اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے احکام کی اتباع نہین کرتا تو اس سے صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ وہ خدا سے نہین ڈرتا جب انسان پر غفلت اور بے پروائی آجاتی ہے تو اس کی حالت ان بھیڑ بکری اور حیوانات کی طرح ہوجاتی ہے جو اپنی (اسن سے آزاد ہوکر باڑہ کو توڑکر دوسرے کے کھیتون مین جاکر منہ مارنے لگتی ہین

اور ان کو نہیں معلوم ہوتا کہ ان کھنبوں کا کھانا ہم پر حرام ہے یا نہیں اسیطرح پر یہ غفلت اور بے پروائی کے نیچے دبا ہوا بدقسمت انسان حدود الٰہی کو توڑ کر آگے نکل جاتا ہے پھر وہ ہر قسم کی بدکاری اور فسق وفجور کرتا ہے اور نہیں ڈرتا کہ خدا کا غضب بھڑکیگا چوری کرتا ہے اور اسے خدا کا کچھ بھی خوف نہیں ہوتا۔ غرض ٹھیک ان بھیڑ بکریوں کی طرح وہ خدا کی روکی ہوئی چیزوں پر نجاست کی طرح منہ مارتا ہے۔ اس وقت خدا تعالیٰ کی کتاب خدا کے ماموراور مرسل اس کو کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے خواہ کیسے ہی طریقوں سے اس کو سمجھاؤ وہ سمجھ سکتا ہی نہیں وہ کان رکھتا ہے پر دانائی اور حکمت کی باتوں کو جو خدا کے برگزیدہ رسول کے پاک لبوں سے نکلتی ہیں سن نہیں سکتا ہے۔ وہ دل رکھتا پر ان کو سمجھ نہیں سکتا ہے آہ۔! اس وقت یہ بدقسمت انسان اپنے آپکو شاید بڑا ہی خوش قسمت سمجھتا ہو۔ کہ وہ آزادی سے زندگی بسر کرتا ہے مگر اسے معلوم نہیں کہ خدا کا غضب میرے پیچھے آتا ہے ایسی حالت مین جبکہ وہ تمام حدود کو توڑ کر آزاد ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے احکام کی پروا نہین کرتا اللہ تعالیٰ جو بڑا ہی غیور خدا ہے اپنے حدود اور احکام کی بے حرمتی کرنے والے کو سزا دیتا ہے اور اسے تباہ کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے حدود کیا ہین؟ وہ احکام جو اس نے اپنی کتاب مین بیان کئے ہین۔ دیکھو ایک غریب سے غریب زمیندار بھی کبھی پسند نہین کرتا کہ کوئی اس کے بند کو توڑ دے اور اگر کوئی اس کو توڑتا ہے تو فی الفور آمادہ پرخاش ہوجاتا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ کیا ایک زمیندار جتنی بھی غیرت اور حمیت نہین رکھتا کہ اس کے احکام کی بےحرمتی کی جاوے اور ان کو پاؤن کے نیچے روندا جاوے اور وہ کچھ نہ کہے ہان یہ سچ ہے کہ خدا تعالےٰ اپنے رحم اور ستاری سے بھی کام لیتا ہے لیکن آخر وہ شدید البطش بھی ہے اور وہ گوارا نہیں کرسکتا کہ اسکے احکام کی ہتک کی جاوے

انسان مین ایک غیرت اور غصہ کا ہونا اس پر حجت ہے کہ احکام الٰہیہ کے توڑنے پر اللہ تعالیٰ کا غضب ضرور بھڑکتا ہے یہ اسکا رحم ہے کہ وہ ماموراور مرسل بھیجتا ہے جو آکر خدا کے غضب سے دنیا کو اطلاع دیتے ہین اور ڈراتے ہین مگر جب کوئی وعظ اور نصیحت ان سیاہ دل لوگوں کو اثر نہین کرتی تو پھر خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ کی چمکار دکھاتا ہے۔ ان چمکارون مین سے ایک چمکار یہ طاعون بھی ہے جو ملک مین پھیلی ہوئی ہے تم مین سے کسی نے اس سے پہلے اس قسم کی آفت اور بلا نہین دیکھی ہوگی یہ خدا تعالیٰ کے غضب کا تیز نشان ہے کہ جس سے لوگ اسطرح پر جیسے ایک کڑاہی مین دانے بھونے جاتے ہین۔ تباہ ہورہے ہین بعض مہینون مین ایک ایک لاکھ کے قریب طاعون کا شکار ہونیوالون کی نوبت پہونچی ہے جسطرح مرغیون مین ایک بیماری پڑتی ہے اور وہ مرنے لگتی ہین اسی طرح لوگ مررہے ہین اسوقت خدا کے غضب کی آگ بھڑک اٹھی ہے اگر اب بھی کوئی نہ سمجھے تو اور کب اسکا وقت ہے یہ معمولی مرض نہین جس سے بہت جلد آرام ہوجانیکی توقع اور امید ہو۔ یہان تو ڈاکٹر اور طبیب بھی عاجز آگئے بلکہ خود سلطنت انگلشیہ بھی حیران ہورہی ہے۔ تم لوگ شاید اسبات کو نہین سمجھ سکتے کیونکہ اس مین ہو مگر ان شہرون کے حالات سنو جہان یہ قیامت برپا ہے +

ایسی حالتمین خدا تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے

ان الذین ہم من خشیۃ ربہم مشفقون۔ جو مومن خدا تعالیٰ کے خوف سے ڈرتے ہین وہ فلاح پاجائینگے طاعون خدا کا فرشتہ ہے اسکو برا نہین کہنا چاہئے کیونکہ یہ خدا کا مامور ہے اور یہ اس لئے مقرر ہوا ہے تا انکو تباہ کرے جنھون نے خدا تعالیٰ کے حدود کو توڑا ہے اور اس کے مرسل کی نافرمانی کی ہے اس سے بچنے کی ایک ہی راہ ہے اور وہ **خوف الٰہی** ہے۔ میری سمجھ مین نہیں آتا کہ مین تمہین کیونکر سمجھاؤن کہ ہر ایک شخص کے دل مین خدا کا خوف پیدا ہوجائے یہ توفیق اللہ کے پاس ہے جسکو چاہے اپنا فضل

دیدے +

جیسے اللہ تعالےٰ نے ہر مرض کا نسخہ اور علاج رکھدیا ہے اسیطرح پر اسکا بھی علاج رکھا ہے اور وہ علاج **خوف الٰہی** ہے اس ڈر کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ نماز کو قائم کرو۔ اور اُسے سنوار سنوار کر پڑھو۔ جیسے کوئی اپنی روٹی کو مزے لیکر کہاتا ہے اسی طرح جو نماز کو سنوار سنوار کر پڑھیگا مین سچ کہتا ہون کہ یہ اسے ایسا لذیذ کہانا معلوم ہوگا کہ اُس سے بڑھکر کوئی مزیدار چیز اسے معلوم نہ ہوگی ساری نماز کے معنے سیکھو پھر سوچ کر پڑھو۔ اکثر لوگ جو نماز مین سستی کرتے ہین اس کی وجہ بھی یہ ہے کہ انکو مزا نہین آیا ہوا ہوتا +

دوسری بڑی بات یہ ہے کہ ہرایک ہماری جماعت مین سے جو سنتے ہین وہ سنین اور جو نہین سنتے انکو سنادو کہ پچھلی رات کو تہجد کے لئے اٹھو اور اپنے گناہون کی معافی چاہو۔ خدا تعالیٰ کو اس وقت کی دعائین بڑی پیاری لگتی ہین یقیناً یاد رکھو کہ اس وقت جو دعا کریگا وہ رد نہ ہوگی حضرت امام علیہ السلام جو اپنی امت پر اسیطرح کانپتے ہین۔ جیسے مان بچے کے لئے تڑپتی ہے۔ راتدن یہی حکم دیتے ہین۔ غرض اب وقت ہے۔ بلا سے پہلے بلا سے محفوظ رہنے کی فکر کرین۔ اپنی جانون اور اپنے بچون پر رحم کرو۔ یہ وقت ہے سچی توبہ کا۔ خدا ہماری جماعت پر خاص فضل کرے اور وہ نمونہ ہوکر خدا کے فضل سے بچ جاوین آمین +

عسل مصفیٰ ۔ مولفہ جناب میرزا خدا بخش صاحب حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کی تصدیق مین اور معترضون کے اعتراضون کے دندان شکن عقلی ونقلی جوابات کی جامع اور مبسوط ۸۴۴ صفحہ کی کتاب قادیان مین قاضی ضیاء الدین صاحب اور مالیر کوٹلہ مین مولوی محمد زمان سے ۸؍ قیمت علاوہ محصولڈاک ملتی ہے ۱۲؍

بیعت کا کالم

میاں جمال الدین صاحب ہمبڑاں ضلع لودیانہ تحصیل جگراؤن
میاں کمال الدین صاحب " " "
اہلیہ میاں غلام محمد صاحب " " "
دختر میاں غلام محمد صاحب " "
میاں کریم بخش پٹواری سیالکوٹ
میاں حسن محمد صاحب "
میاں محمد غیاث صاحب محرر تھانہ گجرات
میاں خدا بخش صاحب جہلم
محمد جمیل صاحب کنسٹیبل
میاں شیر خانصاحب علاقہ گلگت گوئی
میاں انبیاء صاحب پٹیالہ " "
... خانم صاحبہ و صفصر ... صاحبہ پٹیالہ
میاں ... صاحب پٹیالہ -
میاں سراج الدین صاحب - سعد اللہ پور گجرات
میاں شیخ زبیر صاحب ملہور - ضلع کانپور
میاں کریم بخش صاحب سنبال علاقہ پٹیالہ
میاں فتح محمد خانصاحب چک براہ کشمیر اسلام آباد
میاں نظیر حسین صاحب لاہور
میاں محمد علی صاحب چینیہ سندھوان ضلع گجرات
بابو سید ... الدین صاحب - ہسپتال اسسٹنٹ شمالی
لیڈ ملک افریقہ
میاں کریم بخش طالب علم جماعت سوم مدرسہ جینوئی
ضلع انبالہ و قادر نواز طالب علم جماعت سوم "
... حسین طالبعلم جماعت سوم " " " "
علی ... و سکندر خان " " " " "
میاں محمد بیگ صاحب چک بیگی کا جڑانوالہ
میاں صدر الدین خیاط سیالکوٹ رعیہ
میاں محمد دین راجیکی ضلع گجرات
میاں امداد بیگ صاحب ریاست پٹیالہ پائل
میاں سید حسن علیشاہ صاحب لودیانہ
میاں خواجہ عبد الخالق صاحب کشمیر ہری پور
میاں ... الخالق رنگریز کہوڈدنی "
میاں خواجہ حبیب اللہ صاحب " "
میاں خواجہ احسن اللہ صاحب " "
میاں عبد العزیز عرف پنڈت وانپورہ کشمیر ہری پور

میاں غلام رسول صاحب عرف ڈار وانپورہ کشمیر
میاں نور الدین صاحب ڈانگہ گجرات ملکہ
میاں عبد المجید معرفت حکیم شمس الدین سیالکوٹ
بازار لوہاران
میاں میران بخش صاحب سیالکوٹ ڈسکہ ...
سیادت اشرف علی خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس لین ...
میاں طالب خانصاحب سپاہی پلٹن ۲۷
پنجاب انفنٹری مین وارد محکمہ کپاس سروی
پارٹی نمبر ۱۵ قدیم بلوچستان
اہلیہ میاں عبد اللہ صاحب گورداسپور
" " ۳ دختر میاں صاحب "
میاں شیخ غلام مرتضیٰ "
میاں چوہدری باغ خانصاحب شاہ پور
سماۃ سردار بیگم دختر جناب اشرف علی خانصاحب
ڈپٹی انسپکٹر پولیس لین ضلع راولپنڈی
میاں غلام محمد خانصاحب حاصلانوالہ گجرات
میاں ہوت خانصاحب مدرس کالہ ڈیرہ غازیخان
میاں ولی محمد صاحب ڈیرہ غازیخان
میاں غلام نبی صاحب "
میاں محمد ڈار شہر امرتسر کٹڑہ حلیمانوالہ
میاں امام الدین صاحب سیالکوٹ محلہ اراضی یعقوب
میاں نور حسین صاحب سیالکوٹ "
میاں غلام حسین صاحب " "
میاں محمد حسین صاحب " "
میاں سراج الدین صاحب " "
میاں حافظ نور الحسن صاحب چاہ میانصاحب
جان محمد منٹگمری
میاں زبیر صاحب ملہور کانپور
میاں علی گوہر صاحب لائل پور
میاں عبد الرحیم صاحب پلٹن نمبر ۲۰ کانڈ عہدہ لین
نائک ہوتی مردان کمپنی ... حال وارد سروس
پارٹی نمبر ۱۵
میاں مصطفےٰ صاحب کاتب گجرات
محمد اشرف صاحب بلانی "
میاں علی احمد حکیم صاحب رجوعہ "
اہلیہ میاں علی احمد " "
و ۲ لڑکے و ۲ لڑکیاں " "
میاں سید گل خانصاحب گھڑی ساز انارکلی لاہور
میاں محمد رمضان خانصاحب بہاٹی دروازہ "
میاں محمد حسین کلارک دفتر سرکاری وکیل "

میاں اشفاق حسین صاحب کلارک لاہور
سماۃ نور بھری والدہ عبد اللہ ڈیرہ غازیخان
سماۃ گھور صاحبہ زوجہ اسمعیل صاحب "
صاحبہ خاتون زوجہ پیر محمد بستی رندان "
مبارکہ صاحبہ " فتح محمد " " "
جینتی صاحبہ " اللہ دتا چاہ پیر الوالہ "
غلام جنت صاحبہ بنت فقیر محمد صاحب بستی رندان "
میاں کریم بخش صاحب جہوک اوتری ڈیرہ غازیخان
میاں عبد اللہ صاحب " "
میاں حیدر صاحب " "
میاں پیرن صاحب " "
سماۃ چند و صاحبہ زوجہ عبد اللہ صاحب "
سماۃ حوا زوجہ الہ بخش صاحب " "
سماۃ جنت زوجہ حسین صاحب " "
سماۃ کوکیر زوجہ اسمعیل صاحب " "
سماۃ نور بھری زوجہ حاجے " "
میاں خدا بخش صاحب " "
سماۃ مبارکہ زوجہ فتح محمد صاحب " "
سماۃ جیوان " میاں کالو صاحب " "
سماۃ جنن دختر کالو صاحب " "
سماۃ مریم " کالو صاحب " "
میاں موسیٰ صاحب " " "
سماۃ راستی زوجہ کریم بخش صاحب " "
سماۃ غلام جنت " مراد صاحب " "
سماۃ بخت بھری زوجہ میاں حسین صاحب " "
سماۃ حیات بی بی دختر میاں حسین صاحب " "
۴۰ اشخاص متعلقین نظیر حسین صاحب کوئٹہ ملک
بلوچستان "
محمد دین صاحب امام مسجد شاہ درہ لاہور
میاں حسن صاحب باشندہ شاہ پور
میاں الٰہی بخش صاحب لاہور بہاٹی دروازہ
میاں پیر محمد صاحب تیلی بیدلو پور لاہور
میاں سلطان علی صاحب دوالہ جہلم
میاں طفیل احمد صاحب محرر کارخانہ گودام سرکاری رڑکی
میاں برکت علی خانصاحب گڑھ شنکر ہوشیارپور
میاں حسن محمد صاحب جہلم کہوکہران
میاں فضل بیگ صاحب و میاں بہادر بیگ صاحب
و میاں سلطان بیگ و بڈھا رنگریز و عبد اللہ کشمیری
و غلام محمد کشمیری صاحب و دل احمد امام مسجد جامع - پتہ انکا
قلعہ ذری باقی آئندہ :

انوار احمدیہ پریس قادیان مین شیخ یعقوب علی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

آپ اس رعایت سے ضرور فائدہ اٹھائیں

دفتر الحکم کی تعمیر کی خوشی کے شکریے مین ۲۱ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء سے ۲۱ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک جدید خریداران اخبار سے الحکم کی قیمت صرف **چار روپے** لیجاویگی اور جو کتابین مطبع انوار احمدیہ کی اپنی ملکیت ہین جن کی فہرست ذیل مین درج ہے وہ پرانے خریدارون کو نصف قیمت پر اس عرصے مین دیجاوینگی جس سے وہ صرف ایکبار فائدہ اُٹھا سکتے ہین خواہ ایکبار ایک نسخہ خریدین خواہ ایک سے زیادہ ✣

فہرست کتب

تفسیر القرآن پارہ اول عہ ۔ رپورٹ جلسہ سالانہ سنہ ۹۷ء عہ ۔ الانذار ۴ ۔ حضرت اقدس کی تقریر ۲ ۔ حضرت اقدس کی پرانی تحریرین ۲ ۔ اصلاح النظر ۲ ۔ سراج الدین عیسائی کے چار سوالون کا جواب ۲ ۔ برہان الحق ۳ ۔ سلک مروارید ۴

تمام درخواستین دفتر الحکم مین آنی چاہئین

علاج طاعون

حضرت اقدس جناب مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بذریعہ اشتہار علاوہ سچی توبہ و استغفار و تقوی و طہارت کے جدوار خالص کی گولیان اور عرق جس کا نتیجہ جناب نے اُسی اشتہار مین درج فرمایا تھا طاعون کے لئے استعمال کرنیکا حکم دیا تھا اور خدانخواستہ طاعون کی گلٹی بغل ۔ ران ۔ یا گردن کے نیچے نمودار ہو تو مرہم عیسی لگائی جاوے سو اس عاجز نے اس اشتہار کے موافق احباب کی سہولیت کیلئے گولیان عرق اور مرہم طیار کی ہے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے اس دوا کے فائدے کی نسبت مین اس سے زیادہ نہین کہہ سکتا کہ یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تجویز کردہ نسخہ ہے حفظ ماتقدم کے طور پر استعمال کرین ۔ قیمت ادویہ علاوہ محصولڈاک مندرجہ ذیل ہوگی

قیمت یکصد گولی ۱۲ ۔ عرق شیشی کلان جو تقریباً ایکماہ کے لئے کافی ہوگی ۱۲
دوچند گولی عہ ۔ خورد ۷ ۔ مرہم فی ڈبیہ ۸

پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ادویہ ارسال ہوگا ✣

ڈاکٹر شیخ عبداللہ صاحب سپرنٹنڈنٹ معالج بورڈنگ ہوس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

مطبع انوار احمدیہ پریس قادیان دار الامان باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر و مالک الحکم